صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 27 دسمبر 2019ء بمطابق 29ربیع الثانی 1441ہجری صبح دس بجکر پچپن منٹ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَیَانَ O اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ O وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ O اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ O وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ O وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ O فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔ اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہے۔ اور تارے اور درخت سب سے سجدہ ریز ہے۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئی ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیمِ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور'۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! آج محترمہ بے نظیر بھٹو کا یوم شہادت ہے اور میں اس حوالے سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، آج 27 دسمبر جو کہ پاکستان کے لئے ایک تاریک دن تھا جب شہید محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے آمروں کا مقابلہ کرتے کرتے آخر کار لیاقت باغ میں اپنی جان دے دی اس زمین کے لئے، اس پاکستان کے لئے، اس دھرتی کے لئے۔ اس کے والد صاحب کو آمروں نے تختہ دار پر چڑھایا، بھائیوں کو قتل ہوتے ہوئے دیکھا لیکن اس کے باوجود اس Iron Lady میں کسی قسم کی اس کے پاؤں میں لرزش نہیں آئی اور آخر کار ایک آمر کی وجہ سے اور کچھ لوگوں کے جو ساتھی ابھی بھی ان ایوانوں میں موجود ہیں، ان لوگوں کی نظر چڑھ گئی اور آج کے دن وہ شہید ہو گئیں۔ جناب سپیکر! ایسی شخصیات دنیا میں بہت کم پیدا ہوتی ہیں لیکن جناب سپیکر! ان کے لئے جتنے بھی الفاظ کہے جائیں وہ بہت ہی کم ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس اسمبلی میں چاہے وہ اپوزیشن کا ممبر ہے یا کوئی ٹریژری بنچوں والے، تو ضرور دعا کریں گے لیکن چونکہ وہ ایک ایسی لیڈر تھیں کہ جن کے والد صاحب نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنایا اور میزائل قوت بنایا، تو میں چاہتی ہوں کہ اس اسمبلی میں چونکہ یہی اسمبلی آج In session ہے تو ان کے لئے دعا کرائی جائے اور شہید مرتا تو کبھی نہیں ہے لیکن یہ ایک دنیا کی رسم ہے کہ دعا کرائی جاتی ہے تاکہ اس کے درجات آخرت میں بلند ہوں اور پاکستان کی خدمت جو انہوں نے کی ہے، تو اس کے لئے میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی کہ آپ کسی کو کہیں کہ ان کے لئے دعا کی جائے اور اس کے ساتھ اس دن جتنے بھی شہید ہوئے تھے اور ان کے بعد بھی جتنے لوگ بم دھماکوں میں یا آج تک جتنے بھی شہید ہوئے ہیں، ان کے لئے دعا کرائی جائے۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ نگہت بی بی نے تفصیلی بات کی، میں صرف اس کو Tribute دینے کے لئے کیونکہ آج بارہویں برسی ہے محترمہ بے نظیر بھٹو شہید صاحبہ کی اور وہ محترمہ جو تھیں وہ صرف پاکستان پیپلز پارٹی کی قائد نہیں تھیں بلکہ پورے مشرق کی، ان کو دختر مشرق کا نام دیا گیا تھا اور اسلامی

دنیا کی پہلی منتخب خاتون وزیر اعظم تھیں جن کو آج ہم خراج تحسین پیش کر رہے ہیں اور آپ کے بھی ہم مشکور ہیں کہ آپ پورے ہاؤس میں ان کے لئے دعا کرا رہے ہیں اور ان کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ یقیناً آج نگہت بی بی نے جو سوال اٹھایا بڑا اہم ہے اور پاکستان کا ایک مایہ ناز خاندان جو حادثات سے دوچار ہوا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ عوامی لیڈر تھیں، اس کا باپ بھی اور وہ بھی اور ایک بہت بڑی پارٹی کی سربراہ اور اس ملک کی وزیر اعظم رہی تھیں، اللہ تعالیٰ اس ملک کو امن وامان کا گہوارہ بنائے اور یہاں پر ایسے بہت سے حادثات ہوئے ہیں کہ ان کے گھروں کو نہیں بلکہ ملک کو نقصان ہوا ہے اور ایسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں جو اپنے غریب عوام کی، قوم کی اور ملک کی خدمت کرتے ہیں۔ تو ہم بھی اس کے لئے دعا گو ہیں اور مزید بھی ان کی فیملی کی خیریت کے لئے، کیونکہ ابھی ایک ہی فرد ان کا رہ گیا ہے جو کہ پورے خاندان کا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو بھی سلامت رکھے اور ہماری دعائیں اس غمزدہ خاندان کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس نصیب کرے اور باقی ان کے گھر والوں کو صبر عطا کرے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> تھینک یو جناب سپیکر! یقیناً آج نگہت بی بی نے جو بات کی ہے تو یہاں پر ہماری سیاست جو ہے وہ الگ ہوتی بھی ہے، ہو بھی سکتی ہے، سیاسی اختلافات بھی ہوتے ہیں لیکن میرے خیال میں جو بے نظیر بھٹو صاحبہ تھیں، وہ اس ملک کی پرائم منسٹر رہ چکی تھیں اور اس کے علاوہ ایک سیاسی Struggle بھی انہوں نے کی تھی، میرے خیال میں دنیا کے Stage پر بھی ان کا ایک مقام بھی تھا اور ایک لیڈر کے طور پر مانی جاتی تھی۔ تو میرے خیال میں آج یہ بہت موزوں بھی ہے کہ ان کو آج اس جمہوری ایوان کے اندر یاد کیا جا رہا ہے اور ان کے بارے میں بات کی جا رہی ہے اور ہم بھی میرے خیال میں سیاست سے بالاتر ہو کر، اختلافات ہوتے ہیں سیاسی ایشوز پر، سیاسی Policies پر، نظریات پر، وہ ایک الگ بات ہوتی ہے لیکن میرے خیال میں سیاسی، جمہوری لیڈر کو خراج تحسین پیش کرنا میرے خیال میں ہر جمہوری ایوان کے اندر یہ ضروری ہوتا ہے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ مولانا ہدایت الرحمان صاحب، دعا فرمائیں جی۔

(اس مرحلہ پر سابق وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آورز': کوئسچن نمبر 4244، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں نے تو آج ریکویسٹ کی تھی کہ چونکہ مجھے جانا ہے تو اگر میرے دونوں سوالوں کو آپ ڈیفر کر دیں، میں نے ان سے ریکویسٹ صبح آ کر کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے کوئسچنز ڈیفر کر دیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی ڈیفر کر دیں سر، دو کوئسچنز ہیں اور بڑے Important Questions ہیں۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ کے کوئسچنز ڈیفر کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جی۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کے سوالات ڈیفر کر دیئے گئے)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4297، جناب سراج الدین صاحب۔

* 2497 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ مالی سال 20-2019 کے لئے صوبہ میں نئے ضم شدہ اضلاع کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ مالی سال 20-2019 کے لئے ضم شدہ اضلاع کے لئے کتنا ترقیاتی فنڈز مختص کیا گیا ہے، نیز مذکورہ مختص شدہ فنڈز میں پہلی سہ ماہی جولائی تا ستمبر 2019 کے دوران ضم شدہ اضلاع کو جاری شدہ اور خرچ شدہ فنڈز کی مالیت ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ مالی سال 20-2019 کے لئے 83 ارب روپے (59 ارب روپے دس سالہ ترقیاتی پروگرام کے لئے اور 24 ارب روپے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے) ضم شدہ اضلاع کے ترقیاتی اخراجات کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ پہلی سہ ماہی میں مختص شدہ رقوم میں سے مجموعی طور پر 4.443 ارب روپے دس سالہ ترقیاتی پروگرام کے لئے اور 4 ارب روپے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے ریلیز کئے گئے ہیں۔

جناب سراج الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں نے صوبہ میں ضم ہونے والے سابق اضلاع کے لئے رواں مالی سال کے بجٹ میں رکھی گئی رقم کے متعلق سوال کیا ہے جس کا جو جواب اس معزز ایوان میں دیا گیا ہے، یہ جواب نامکمل ہے۔ جناب سپیکر، سوال کے جز (الف) کا جواب تو دیا گیا ہے کہ ضم اضلاع کے لئے بجٹ میں 83 ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے لیکن سوال کے جز (ب) میں میں نے یہ پوچھا ہے کہ قبائلی اضلاع کے لئے حالیہ بجٹ میں جو رقم مختص کی گئی ہے اس میں پہلی سہ ماہی جولائی تا ستمبر کتنی رقم جاری کی ہے اور کتنی خرچ کی ہے، اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے لیکن اس کا جواب وزیر صاحب نے نہیں دیا ہے کہ پہلی سہ ماہی میں کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور اس کی ضلع وار مالیت جو جواب میں نہیں بتائی گئی ہے، یہ بتائی جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں ریکویسٹ کروں گا کہ فنانس منسٹر آرہے ہیں ابھی ایوان میں۔ چونکہ اسلام آباد سے آنا تھا تو Fog کی وجہ سے تھوڑا Late ہو گئے ہیں لیکن وہ آرہے ہیں، تو میں بھی جواب دے سکتا ہوں لیکن بہتر یہی ہو گا کہ اگر اگلے سوال کی طرف چلے جائیں اس کو پینڈنگ رکھ لیں، وہ ابھی آجائیں گے، میرے خیال میں وہ تفصیل سے جواب دے دیں گے تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: فنانس کے سارے کوئسچنز پینڈنگ کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، تھوڑی دیر میں پہنچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب پہنچ جائیں تو فنانس والے کوئسچنز دوبارہ لے لیتے ہیں۔ کوئسچن نمبر 4449، جناب سراج الدین صاحب۔

* 4449 _ سراج الدین: کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت صوبے میں کتنی ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں فعال ہیں اور کتنے اضلاع میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیاں غیر فعال ہیں؛

(ب) گزشتہ ایک سال کے دوران ضلع وار کتنی رقم مستحقین زکوٰۃ میں تقسیم کی گئی ہے، نیز صوبہ میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی کل تعداد کتنی ہے اور ضلع باجوڑ میں زکوٰۃ کی کمیٹیوں کی کل تعداد کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) فی الوقت صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع میں ضلعی کمیٹیاں غیر فعال ہیں کیونکہ صوبائی حکومت نے سابقہ خیبر پختونخواز کوٰۃ و عشر کونسل کی سفارش پر تمام ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کو تحلیل کیا تھا، ضمیمہ (الف) مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ حال ہی میں خیبر پختونخواز کوٰۃ کونسل کی تشکیل نو کی گئی ہے اور چونکہ خیبر پختونخواز کوٰۃ و عشر ایکٹ 2011 کے تحت ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا اختیار کونسل کے پاس ہے اس لئے صوبہ بھر میں ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا کام شروع کیا گیا ہے۔

(ب) گزشتہ سال صرف صحت کی مد میں صوبے کے مستحق مریضوں کے علاج کے لئے فنڈز جاری کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ صوبائی سطح کے ہسپتال: 61.75 ملین۔

2۔ ضلعی سطح کے ہسپتال: 27.68 ملین۔

3۔ خصوصی صحت پروگرام: 45 ملین۔

صوبہ بھر میں مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی کل تعداد 4396 ہے جبکہ ضلع باجوڑ میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی کل تعداد 64 ہے۔

(درجہ بالا تفصیلات بذریعہ ضمیمہ (الف)، (ب)، (پ)، (ت) ایوان کو فراہم کی گئیں)

جناب سراج الدین: شکریہ جناب سپیکر صاحب! سوال کے جز (ب) کے جواب میں ضمیمہ (ب) دیا گیا ہے، اس میں 19 ہسپتالوں کی جو فہرست دی گئی ہے، اس میں AIMS Diabetes Hospital Hayatabad پشاور کے لئے دو ملین روپے مختص کئے گئے ہیں لیکن سال 2018 اور نہ ہی سال 2019 میں مذکورہ ہسپتال کو کوئی رقم جاری کی گئی ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟ زکوٰۃ سے صوبہ بھر کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے 151 مستحق مریضوں کا علاج زکوٰۃ فنڈ سے کیا گیا ہے لیکن اس میں ضم اضلاع سے صرف ایک مریض شامل ہے جس کا تعلق ساؤتھ وزیرستان سے ہے باقی سب قبائلی اضلاع کے مستحق مریض اس سے محروم ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ضم اضلاع میں مستحقین زکوٰۃ نہیں ہیں یا محکمہ زکوٰۃ کی لسٹ میں قبائلی اضلاع ابھی تک شامل نہیں ہیں جبکہ 25 دیگر اضلارع کو زکوٰۃ کی مد میں 62.75 ملین رقم جاری ہوئی ہے جبکہ قبائلی اضلاع کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب! سپلیمنٹری۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کا میں بہت مشکور ہوں، میرا سپلیمنٹری اس میں نہیں ہے، آپ سے اور اسمبلی سیکرٹریٹ سے صرف یہ گزارش ہے کہ یہ ہمیں Reply نہیں دیتے ہیں، دوسروں کی نہیں دیتے ہیں، اب مطلب ہے اگر ہمارے پاس Reply نہیں ہے تو ہم سپلیمنٹری کوسچن کس طرح بنائیں گے؟ پرسوں بھی میں نے امجد سے By hand لیا تھا توآپ ان کو ذرا انسٹرکشنز دے دیں تاکہ ہمیں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: آپ کے Desktop پر تو ہے ناں، Desktop پر۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی؟

جناب سپیکر: آپ کے یہ Desktop پر تو ہے نا؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں نہیں، میں Reply یہ تو کوسچن ہے نا، لیکن ہمیں جو ڈیپارٹمنٹ کی Reply آجاتی ہے تو وہ ان کی کاپی ہمیں نہیں دیتے ہیں کہ ہم ان کو پڑھ لیں کہ ان کا مطلب ہے کوسچن کیا ہے، مطلب ہے کوسچن کا، اور Answer کیا ہے؟ اگر ان Answers میں ہم سپلیمنٹری بنائیں گے نا، جب ہمارے پاس Reply ہی نہ ہو تو ہمیں کس طرح سپلیمنٹری کا پتہ ہوگا تو سر! آپ مہربانی کرکے ان کو ذرا یہ، کیونکہ پرسوں بھی میں نے سیکرٹری صاحب سے بات کی تھی اور یہ بہت ضروری ہے سپلیمنٹری کوسچن کے لئے۔

جناب سپیکر: ہاں، یہ پہلے بھی اس پر رولنگ دی تھی۔ اس طرح ہے کہ کاغذ کی بچت کی خاطر چونکہ یہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہے یہاں پر تو ڈیپارٹمنٹ ہمیں دس دس کاپیاں شاید دیتے ہیں موورز اور ریکارڈ کے لئے اور باقی سارا آپ کے اس Desktop میں Questions/Answers موجود ہیں، یہ جو عملہ ہے وہ اس کو کھول دیا کرے سب کو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ابھی ہمارے پاس یہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے Desktop، اس میں ہے نا، لیپ ٹاپ میں، Desktop میں، Desk top میں، اس میں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں، ابھی تو یہ امنڈمنٹ نہیں ہے، اب ایک آدمی کو، مطلب ہے اس ماڈرن ٹیکنالوجی کے ساتھ ان کا نہ ہو تو اب مجھے نہیں آتا، میں Frankly کہہ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس جن کو یہ تکلیف ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اب مجھے نہیں آتا ہے تو پھر کیا میرا یہ حق ختم ہو گیا؟

جناب سپیکر: جن کو تکلیف ہے وہ نام دے دیں، ان کو Copies ملا کریں گی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! ان کو میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا، پرسوں بھی کیا تھا کہ مجھے کاپیاں مہیا کی جائیں۔

جناب سپیکر: آپ کو دیتے ہیں، ان کو Copy provide کریں جناب مل گئی کاپی آپ کو ابھی، آج لگتا ہے سردی زیادہ ہے، آپ نے آج کمبل اوڑھا ہوا ہے۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر! یقیناً جو زکوٰۃ کا مسئلہ ابھی ذکر ہوا، یقیناً جیسے نماز فرض ہے ویسے زکوٰۃ بھی مسلمانوں پر فرض ہے لیکن سمجھ میں نہیں آرہا ہے، کوئی ڈیڑھ سال حکومت کا ہو گیا، ابھی تک کمیٹیاں زکوٰۃ کی نہیں بنی ہیں اور ضلعی چیئرمین نہیں ہے، اس لئے مستحقین تک زکوٰۃ نہیں پہنچ رہی ہے، گزارش یہ ہے کہ فوری طور پر اس پر عمل کیا جائے جی۔

جناب سپیکر: صوبائی چیئرمین یعنی صوبائی جو کمیٹی ہوتی ہے وہ بھی تشکیل پاچکی ہے اور تمام اضلاع کے جو چیئرمین ہیں وہ بھی اپوائنٹ ہو چکے ہیں، ابھی منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس کو Expedite کریں، جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! چونکہ یہ سوال میرے خیال میں آنریبل ممبر نے جب جمع کیا تھا تو اس وقت جو جواب آیا تو ابھی اس میں Update آج میں کہہ سکتا ہوں ضلعی زکوٰۃ کے جو چیئرمین ہیں، وہ بھی نوٹیفائی ہو گئے ہیں، میں لسٹ بھی دے سکتا ہوں آنریبل ممبر کو، دو دن پہلے کی بات ہے اور ابھی چونکہ ضلعی زکوٰۃ چیئرمین اپوائٹ ہو گئے ہیں تو نیچے انہوں نے ضلع کے اندر جو کمیٹیاں، ذیلی کمیٹیاں بنانی ہوتی ہیں تو ابھی وہ پراسیس شروع ہو جائے گا، تو یہ گلہ کہ ابھی تک بنے نہیں میرے خیال میں وہ دو دن پہلے وہ ختم ہو گیا ہے اور ہر ضلع کی سطح پر ضلعی زکوٰۃ چیئرمین اپوائنٹ ہو گئے ہیں۔ سر، دوسری جو جز ہے جو آنریبل ممبر سراج الدین صاحب نے پوچھا ہے، تو سر، جواب تفصیل سے تو دیا گیا ہے کہ جن ہسپتالوں کو دیا گیا ہے اور پھر بعد میں دوسری لسٹ میں جو Patients ہیں، ان کی ڈیٹیل بھی دی گئی ہے، ان کو، صرف پورے سوال میں انہوں نے ایک پوائنٹ اٹھایا ہے کہ جو قبائلی اضلاع سے لوگ ہیں تو وہ اس کے اندر نظر نہیں آرہے ہیں۔ تو سر، ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے، قبائلی اضلاع بھی اسی صوبے کا حصہ ہیں اور اسی صوبے سے ان کا تعلق ہے لیکن ایک پراسیس ہوتا ہے، اس کے لئے Apply کرنا پڑتا ہے تو اگر سراج

الدین صاحب کسی ایسے Patient کو جانتے ہیں کہ انہوں نے Apply کیا ہو اور ان کو ان کا حق نہیں ملا ہو تو ضرور ہمارے ساتھ شیئر کریں، یہ ہم سب کا صوبہ ہے، قبائلی اضلاع ہمارے اپنے اضلاع ہیں اور ان کے رہنے والے جو ہیں انہوں نے بڑی سختیاں جھیلی ہیں، تو ان کا حق میرے خیال میں زیادہ بنتا ہے، تو اسی حکومت کی طرف سے کھلی انسٹرکشنز ہیں کہ جو بھی حقدار ہے، جو بھی Apply کرتا ہے اور جو بھی وہاں پر ان کو ضرورت ہوتی ہے تو وہ ضرور ان کو اس کے تحت وہ مستحق ہیں، تو ان کو دیا جاتا ہے، بہر حال اگر کوئی ایسے کیسز ہیں تو وہ میرے ساتھ شیئر کریں، ان شاء اللہ ان کو ان کا حق ضرور دیا جائے گا، حکومت کی طرف سے کھلی انسٹرکشنز ہیں کہ صوبے کے تمام جتنے بھی لوگ ہیں ان سب کو جو بھی مستحق ہے اس کو زکوٰۃ دی جائے۔

جناب سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں سلطان خان صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے بڑی تفصیل سے اس سوال کا جواب دیا ہے لیکن میں یہ ضرورت سمجھتی ہوں کہ اگر تمام ممبران کو یہ جو ڈسٹرکٹ لیول پہ کمیٹیاں بنی ہیں ان کے اگر ہمیں نام اور ان کے Contact numbers provide کئے جائیں تو ہمارے لئے سہولت ہوگی۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب، منور خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب! اس کا طریقہ کار کیا تھا تاکہ ہمیں بھی پتہ چلے کہ انہوں نے کس طرح اس کی Nomination کی ہے اس چیئرمین کی؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: یہ میرے سامنے یہ لسٹ ہے اور طارق محمود جو، چیئرمین ہیں وہ ایبٹ آباد سے ہیں، یار محمد خان نیازی بنوں سے ہیں، خورشید محمد خان بٹگرام سے ہیں، افتخار اللہ چارسدہ سے ہیں، محمد قاسم چترال سے ہیں، محمد انور خان یوسفزئی ڈی آئی خان سے ہیں، فرمان اللہ خان دیر لوئر سے ہیں، ملک طارق اللہ دیر اپر سے ہیں، شفیق الرحمان ہری پور سے ہیں، رحیم گل خٹک کرک سے ہیں، نعیم اللہ کوہاٹ سے ہیں، راج میر جو ہیں وہ کوہستان سے ہیں، حبیب اللہ حقانی لکی مروت، عادل خان ملاکنڈ، جبران ملک مانسہرہ، طارق محمود مردان سے ہیں۔۔۔۔۔

جناب منور خان: یہ ہمیں دے دیں۔

وزیر قانون: دے دیں گے یہ سارے۔ سر! زکوٰۃ چیئر مین جو اپوائنٹ ہوتے ہیں، اس کا ایک طریقہ ہے، زکوٰۃ کونسل صوبائی سطح کے اوپر ہوتی ہے اور زکوٰۃ کونسل بیٹھ کے میٹنگ کے اندر یہ نام Decide کرتی ہے اور پھر یہ نوٹیفائی ہوتے ہیں۔

جناب منور خان: تو یہ Select ہوئے ہیں یا Elected ہیں؟

وزیر قانون: تو اس کا تو الیکشن نہیں ہو سکتا، زکوٰۃ چیئر مین کا الیکشن، میرے خیال میں یہ آپ پہلی بار بتا رہے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ زکوٰۃ چیئر مین کا بھی الیکشن ہو۔

جناب سپیکر: ہمیشہ جو پراونشل، منور خان صاحب، جو پراونشل کونسل ہوتی ہے زکوٰۃ کی، وہی Nomination کرتی ہے، اس کے الیکشن تو ہیں نہیں۔ جی بلاول صاحب!

جناب بلاول آفریدی: میں لاء منسٹر صاحب سے، ایک سیکنڈ میں پلیز، اچھا پلیز بات کریں۔

جناب منور خان: جناب! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ جو پروسیجر ہے Nomination کا، یہ کن رولز کے تحت کئے گئے، کیا یہ الیکشن کے تھرو ہوں گے یا جسے آپ لوگ Selected جو باہر کی آوازیں آرہی ہیں تو یہ بھی اسی طرح Selected ہو جائیں گے، مجھے ذرا اس کی تفصیل بتا دیں تاکہ سر۔

وزیر قانون: ایسا ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے اور جب سے یہ زکوٰۃ کمیٹیاں بنتی رہیں تو ابھی تک اس کے اوپر الیکشن تو نہیں ہوا ہے، یہ تو ایک انوکھی سی بات منور خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ زکوٰۃ چیئر مین کے لئے بھی الیکشن کریں، تو یہ تو ایک اور الیکشن ہو جائے گا۔ اس کا طریقہ کار میں نے بتا دیا ہے لیکن اگر آپ سن لیں، صوبائی زکوٰۃ کونسل بنتی ہے، وہ پہلے بنی، صوبائی زکوٰۃ چیئر مین بنتا ہے پھر ان کی اپوائنٹمنٹ ہوئی، زکوٰۃ کونسل بنی، زکوٰۃ چیئر مین اس کے بعد بنا اور پھر یہ زکوٰۃ کونسل صوبائی جو ہے یہ بیٹھ کے ہر ضلع سے جو ڈی سیز نام تجویز کرتے ہیں اور پھر ان نام پہ بحث ہوتی ہے، ان کو دیکھا جاتا ہے، ان کے Particulars دیکھے جاتے ہیں اور جو موزوں بندہ ہوتا ہے تو اس کی اپوائنٹمنٹ ہوتی ہے، الیکشن تو میں تو اس حق میں نہیں ہوں کہ زکوٰۃ کے لئے آپ الیکشن کریں۔

جناب سپیکر: اس کا طریقہ ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ جو Concerned Deputy Commissnor ہے وہ تین چار نام بھیجتے ہیں اپنے ضلع سے، اپنے ڈسٹرکٹ سے بھی ڈسکشن کرتے ہیں جو کہ سوسائٹی کے بہترین لوگ ہوتے ہیں، پھر اوپر جو زکوٰۃ کونسل ہے وہ ڈیبیٹ کر کے ان کا چناؤ کر لیتی ہے۔ جی بلاول صاحب!

جناب بلاول آفریدی: میری لاء منسٹر سے ایک درخواست ہے، وہ یہ ہے کہ ہمارا جو چیئر مین ہے زکوٰۃ کا، جو ابھی اناؤنس ہو چکا ہے، وہ تو Already on Job ہے، گورنمنٹ ایمپلائی ہے اور اس کو دوسرا عہدہ دیا جا رہا ہے تو سر! اس پہ تھوڑی سی نظر ثانی کی جائے۔

جناب سپیکر: سرکاری نوکری کر رہا ہے؟

جناب بلاول آفریدی: جی جی، سرکاری نوکری کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کیا؟

جناب بلاول آفریدی: Already Teacher ہے وہ۔

جناب سپیکر: یہ لاء منسٹر صاحب! چیک کرلیں ذرا، یہ چیک کرلیں کہ کیا ٹیچرز جو ہیں وہ کر سکتے ہیں؟

جناب بلاول آفریدی: اور سر، دوسری بات یہ ہے کہ سپیکر صاحب! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خیبر ڈسٹرکٹ سے جو چیئر مین انہوں نے اناؤنس کیا ہے، اس کا نام ڈی سی صاحب نے نہیں دیا، تو میں اس پہ لاء منسٹر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس پہ نظر ثانی کی جائے اور اس میں ہمیں سپورٹ کیا جائے۔ تھینک یو۔

وزیر قانون: سر! دو باتیں صرف میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں، کنڈی صاحب بھی پوچھ رہے تھے، ایک ان کی اپوائنٹمنٹ جو ہوتی ہے اور خوشدل خان صاحب بھی پوچھ رہے تھے، یہ خیبر پختونخواہ زکوٰۃ اینڈ عشر ایکٹ ہے 2011 کا، اس کے تحت جو طریقہ کار ہے اسی طریقہ کار کے نیچے یہ سارا پراسیس ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر کسی بھی، میں یہ لسٹ آج Provide کر دیتا ہوں، آپ لوگ ہارڈ کاپی لے لیں، اگر کسی بھی ممبر کو ان کے ضلع کے زکوٰۃ چیئر مین کے اوپر کوئی اعتراض ہے، جو Substantive اعتراض ہے، مثلاً اگر وہ کہہ رہے ہیں کہ سرکاری ملازم ہے تو وہ تو ہو بھی نہیں سکتا، پھر تو اگر اس طرح کا کوئی اعتراض ہے، کوئی Reputation اچھی نہیں ہے تو یہ تو اس ہاؤس کے ممبر کی جو سفارش ہو گی وہ تو سب سے میرے خیال میں جمہوری اور صحیح سفارش ہو گی، تو اگر کوئی ایسا پرابلم ہے، ضرور آپ مجھے بتائیں اس کو ہم ہٹائیں گے، ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی سراج الدین صاحب! آپ مطمئن ہو گئے ہیں؟ مائیک کھولیں سراج الدین صاحب کا۔

جناب سراج الدین: سر! یہ کوئسچن میرا ہے کہ باقی جتنے بھی اضلاع ہیں، ان کے لئے یہ 62.75 ملین زکوٰۃ کے فنڈ میں دیئے گئے ہیں مگر قبائلی اضلاع کے لئے کوئی فنڈ اس میں مختص نہیں کیا ہے، وجہ کیا ہے آیا ابھی تک اس لسٹ میں قبائلی اضلاع شامل نہیں ہیں یا کوئی اور وجہ ہے؟

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر! ہیں، قبائلی اضلاع کے فنڈز بھی ہیں، میں سراج الدین صاحب کو اس کی ڈیٹیل ابھی ڈیپارٹمنٹ سے لے کر Provide کر دوں گا لیکن یہاں پر میرے خیال میں اس لئے Reflect نہیں ہوئے ہیں کہ قبائلی اضلاع کا چونکہ دس سال کا ہم نے ان کے لئے، بالکل الگ سے ان کے زیادہ فنڈز ہر مد میں، تو اسی طرح زکوٰۃ کے فنڈز بھی جو ہیں وہ ان کے لئے الگ ہیں تاکہ ان کو زیادہ مل سکیں، اس کا مقصد بھی یہی ہے، تو میں آنریبل ممبر کو ابھی یہاں پہ میں زکوٰۃ کے جو ڈیپارٹمنٹ والے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو میں ان کو یہ ڈیٹیلز ابھی آپ کے حوالے کر دیتا ہوں، پھر بھی اگر آپ کا کوئی اعتراض اس کے بعد بھی ہو گا تو میں حاضر ہوں، پھر آپ بتادیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب۔ کوئسچن نمبر 4460 اور 4310 تو بیہ شاہد صاحبہ کے ہیں، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ میرے کوئسچنز ڈیفر کر دیں تو یہ ڈیفر ہو گئے۔ کوئسچن نمبر 4376 اور 4381، یہ عنایت اللہ صاحب کے ہیں، انہوں نے بھی ریکویسٹ کی ہے کہ میرے کوئسچنز ڈیفر کر دیں۔ کوئسچن نمبر 4539 صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کا میں Lapse نہیں کرتا، اگلے کسی اس پہ لے آئیں گے کیونکہ اتنی ورکنگ ہوتی ہے ان کوئسچنز کے اوپر، جب آنریبل ممبر کسی وجہ سے نہ ہوں تو وہ ساری ورکنگ ضائع ہو جاتی ہے، تو جو کوئسچن کسی وجہ سے رہ جائے وہ Lapse نہیں ہو گا وہ آئندہ کسی Date پہ آ جائے گا، دو کوئسچنز صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کے۔ کوئسچن نمبر 4541، جناب احمد کنڈی صاحب۔

*4541 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں محکمہ کے زیر نگرانی کتنے کلومیٹر نہری نظام موجود ہے اور اس سے سالانہ کتنا آبیانہ وصول کیا جاتا ہے، گزشتہ پانچ سالوں کے آبیانے کی تفصیل بمعہ وصول کرنے کا طریقہ کار فراہم کیا جائے؟

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی): (الف) ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں محکمہ آبپاشی کے زیر نگرانی نہروں کی لمبائی 968 کلو میٹر ہے۔ ان نہروں سے سالانہ اوسطاً 51989173/ روپے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں کے آبیانے کی تفصیل درج ذیل ہے:

S. No.	Year	Year Wise Recovery
01.	2013-14	53770720-00
02.	2014-15	56836309-00
03.	2015-16	53718643-00
04.	2016-17	49372213-00
05.	2017-18	46247980-00

آبیانہ محکمہ آبپاشی کے اہلکاران بشمول پٹواری، ریونیو انسپکٹر اور ضلعدار کے ذریعے وصول کیا جاتا ہے۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، سوال سے پہلے سر! میں سلطان صاحب کو صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں، وہ کہہ رہے تھے کہ عشر اور زکوٰۃ کی جو کونسل بنتی ہے وہ کس طرح بنائی جاتی ہے ہماری صرف تجویز یہ ہے کیونکہ اپوزیشن والے تو Already چور اور ڈاکو ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ریاست مدینہ کے جو Elected ممبران ہیں، ان کی رائے لیں، اتنی بڑی فوج آپ کی پڑی ہوئی ہے، یہ 90 بندے ہیں، صرف ڈی سی کے اوپر مت چھوڑیں، ہمارے Elected لوگ بھی آپ کو اچھے لوگ Nominate کر کے دے سکتے ہیں، خدارا اس 90/95 جو فوج آپ کی بیٹھی ہوئی ہے، ان سے کام لیں اور ان کے ذمہ لگائیں، جو آپ کو Recommend کر کے دے تاکہ جو لوگ آئیں تو اس میں Elected لوگوں کی کم از کم Nomination کا ہونا ضروری ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے کانسٹی ٹیوشن کا Preamble کہتا ہے جناب سپیکر کہ: The state shall exercise its power and authority through the chosen representatives of the people of Pakistan۔ شکریہ۔ اچھا میں سوال کی طرف آتا ہوں۔ (شور) نہیں ریاست مدینہ والے Elected ہیں سر، ہم چور اور ڈاکو ہیں سر-----

(شور)

جناب سپیکر: کنڈی صاحب! لاء منسٹر صاحب نے ایکٹ کا حوالہ دیا تھا، یہ سارا نظام ایک ایکٹ کے تحت چل رہا ہے جو پہلے سے پاس شدہ ہے اور ہر پچھلی حکومت نے اسی ایکٹ کے مطابق کام کیا ہے اور انہوں نے بھی اسی ایکٹ کے مطابق کیا ہے، ہاں اس کے Against کچھ چیز ہے تو آپ Raise کر سکتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: چلیں سر! یہ تفصیل پہ چلی جائے گی بحث، میں آپ کا وقت بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ سر، جس طرح خوشدل صاحب نے کہا، میرے دو سوالات ہیں، پہلے سوال سے تو میں مطمئن ہوں، جو پہلا سوال جو ایری گیشن سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: ابھی پہلے ہی سوال پہ رہیں۔ 4541، You are satisfied۔

جناب احمد کنڈی: سر! میں اس سے مطمئن ہوں، صرف میری ایک تجویز ہے، یہ جو ہماری آج کل نہروں میں پانی کی قلت ہے، جس کی وجہ سے کافی Illegal outlets لگے ہوئے ہیں، مسئلے مسائل ہیں تو وہاں پہ بھی زمینداروں نے کافی جلوس وغیرہ نکالے ہیں، میری ایری گیشن ڈیپارٹمنٹ سے ریکویسٹ ہے، اس سوال سے میں مطمئن ہوں، ان سے ریکویسٹ ہے Kindly وہ اپنے ایس ڈی اوز، ایکسئن کو کمروں سے باہر نکالیں، Sites پہ جائیں وہ وزٹ کریں، لوگوں سے ملیں تاکہ یہ جو مسئلہ ہے سر، اس پہ نہ پیسے لگیں گے، صرف ان کی ڈائریکشنز سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا، میں آپ کو شرطاً کہتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، مطمئن ہیں وہ، جو انہوں نے بات کی ہے ایس ڈی اوز، ایکسئن کو۔ کوسچن نمبر 4526، جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر! یہ ہماری اپوزیشن کی دست بستہ گزارش ہے کیونکہ باقی گزارشات تو آپ سر، ہماری شاید نہیں سنتے، ہم سر، ہاتھ جوڑ کے آپ کو کہتے ہیں، سر! یہ سوال میں نے ڈیڑھ سال پہلے کیا تھا، جیسے ہی میں آیا ہاؤس میں، یہ سوال میں نے کیا اور اس کا جواب ابھی تک نہیں مل رہا اور میں سر! صرف ایک چیز آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ Sir! Being the Custodian of the House خدارا ان کو آپ یہ ڈیڑھ ارب روپے ہے سر، یہ ایری گیشن کے، اگر آپ ایگریکلچر کی آپ دیکھ لیں اور یہ گرانٹ ہے، خیراتی پیسہ ہے۔ US AID کا، جس کو Utilize نہیں کیا جا رہا سر، یہ گومل زام ڈیم پراجیکٹ کے نیچے، خدارا Sir, Being the Custodian of the House آپ منسٹر کو یہ تو کہیں کہ آپ جواب تو دیں، آپ کو جواب سے پتہ چل جائے گا کہ کتنی بڑی زیادتی ہمارے ایریا کے ساتھ ہو رہی ہے، ڈیڑھ ارب روپے گرانٹ ہے، خیراتی پیسہ ہے جس کو ہم Utilize نہیں کر رہے ہیں اور وہ Lapse ہونے

جارہاہے، خدارا سر، اس پہ کوئی ڈائریکشنز دیں کوئی سنجید گی سے، یہ بہت بڑافورم ہے، یہ اتنا بڑاہاؤس ہے پینتیس ملین لوگوں کا، لیکن یہ غیر سنجید گی ہمیں ڈوب کے لے جائے گی سر۔

Mr. Speaker: Law Minister! Respond, please.

وزیر قانون: سر، میں تو ریکویسٹ یہ کروں گا کنڈی صاحب سے بھی آپ کی توسط سے، کہ چونکہ آج ایگریکلچر منسٹر ہے نہیں ہاؤس میں، موجود نہیں ہے اور اس کا جواب بھی نہیں آیا ہے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، میں تو بالکل Collective responsibility ہوتی ہے کیبنٹ کی لیکن میری ریکویسٹ ہے، بہر حال وہ میرے بھائی ہیں اپوزیشن کے سارے، میں ریکویسٹ، اس طرح کی ریکویسٹ میں بہت کم ہی کرتا ہوں لیکن اگر آج اس کو آپ پینڈنگ رکھ لیں ان کے آنے تک، تو آپ کو جواب مل جائے اور میری ریکویسٹ آپ مان لیں کہ میرے اوپر تھوڑا احسان کرلیں گے آپ۔

جناب سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر، یہ جو ہمارے بھائی نے کوئسچن کیا ہے، ابھی تک Reply نہیں ملا It is very important Question اور اس کو جس طرح ہمارے لاء منسٹر صاحب نے فرمایا تو میری بھی یہی تجویز ہو گی کہ اس کو پینڈنگ رکھ کر کسی دوسرے دن پر Next Monday میں رکھ لیں، ہم بھی اس کو سٹڈی کرلیں گے، ساتھ آپ ڈیپارٹمنٹ کو بھی Strictly instructions دے دیں کہ وہ Reply submit کرلے اور ہمیں بھی ان کی ایک کاپی دے دیں تاکہ ہم اکٹھے بیٹھ کر اس مسئلہ کا حل نکالیں کیونکہ ہمارے پیسے ہیں اور ہمیں گرانٹ مل رہی ہے، وہ ہم سے Lapse ہورہے ہیں اور آپ 'کنسرنڈ' منسٹر کو بھی ڈائریکشنز دے دیں کہ He must be present in the House وہ اکثر وہ Care نہیں دیتا ہے، اکثر ہم اس کو، Always you found him absent from the session, thank you Sir۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کوئی جادو کی چھڑی ہے آپ کے پاس کہ جس کو آپ کریں تو منسٹرز آپ کے آجایا کریں۔

وزیر قانون: سر! میں آج کے لئے ریکویسٹ کررہاہوں اور منسٹر کو میں ضرور ہاؤس میں لاؤں گا، یہاں پر وہ بھی جواب دیں گے۔

Mr. Speaker: Only you, three Ministers are sitting at the moment.

وزیر قانون: سر! Collective تو Responsibility ہے۔

جناب سپیکر: No doubt that this is a collective responsibility پھر آپ منسٹروں کو ریفر نہ کریں نا، آپ پھر جواب دیں ساروں کے۔

وزیر قانون: سر! میں صرف، میں چونکہ جواب نہیں آیا ہے تو میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس طرح تو ہاؤس نہیں چلے گا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: اس حساب سے میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس کو آج پینڈنگ کر دیں۔

جناب احمد کنڈی: جناب! اس سوال کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ میں بھیجا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اس کو کوسچن پہ ایک ہفتے کے اندر انکوائری کر کے ہمیں رپورٹ Submit کریں کہ اتنے عرصے سے ان کا کوسچن ہے، ڈیڑھ سال وہ کہہ رہے ہیں اور آج تک ہمارے پاس جواب ہی نہیں آ رہا۔ کیا یہ ڈیپارٹمنٹ اسمبلی کو مذاق سمجھتے ہیں اور ان کو یہ میسج دے دیں، میں By God ان کو ایک لائن میں کھڑا کر دوں گا، اسمبلی میں لا کے، اگر یہی محکموں کا Attitude رہا تو اور سی ایم صاحب سے آپ بھی کہیں، میں بھی کہوں گا کہ یا تو اجلاس ریکوزیشن نہ کریں یا پھر اپنی کیبنٹ کو یہاں پہ Available کریں۔

(تالیاں) جی اکرم درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): آپ کا بہت بہت شکریہ، یقین جانیئے ہمیں بھی شرم آتی ہے کہ روزانہ آپ کو متوجہ کرا کے یہ حالات آپ کو بتاتے ہیں لیکن آج آپ نے خود نوٹس لیا، اس پر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن میرے خیال میں یہ سارا صوبائی حکومت کا ٹھیکہ اسٹامپ پیپر پہ سلطان خان کو دیا ہے اور وہ بھی یہاں پر جب ہمیں جواب دیتے ہیں تو بڑی کوشش کر رہے ہیں کہ اپوزیشن کو مطمئن بھی کریں اور خوش بھی کریں لیکن اس کی تسلیاں بھی ابھی ختم ہو رہی ہیں جی، کوئی بھی یہاں پر جو اپوزیشن کے ممبران ہیں ان کے ساتھ تو اپنا ایک بھائی چارے کا تعلق ہے لیکن اگر وہ جواب دیتے ہیں اور اس کے جواب پہ عمل بھی نہیں ہو رہا تھا خدارا جی، ہم نے ریکوزیشن اس لئے کی تھی کہ پھر اپوزیشن کے ممبرز آج بھی گورنمنٹ سے نسبتاً زیادہ آئے ہیں جی، یہ اجلاس آپ نے بلایا ہے، ریکوزیشن ہم نے کی تھی لیکن پھر درمیان میں آپ نے بات کی، ہم نے کہا ٹھیک ہے ایجنڈا آپس میں کرتے ہیں لیکن آج بھی جو ہمارا ایجنڈا ہے اس کی کوئی چیز ابھی تک مجھے نظر نہیں آ رہی ہے، یہ ایک تو سوالات ہیں، تحریک التواء ہے، دوسرا ایک خاص ایجنڈا ہم نے رکھا ہے آپس میں ابھی تک اس ایجنڈے کی، کوئی بھی میرے خیال میں میں آج بھی نہیں دے رہا ہوں اور کل بھی اور جو گزرا ہے تو پلیز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Monday کو ہے۔

قائد حزب اختلاف: جی ہاں، جی ہاں۔ تو کم از کم اس کو ذرا تنبیہ کریں کہ ابھی ہمارے فنانس کا جو منسٹر ہے وہ جواب اس کے لئے میرے خیال میں سوالات ہیں اور فنانس والا نہیں ہے، ایگریکلچر کا نہیں ہے، تو میرے خیال میں یہ بھی توہین ہے اس اسمبلی کی، ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ تھوڑا سا یہاں پر یہ پورے سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری بھی آتے ہیں، وہاں پر بھی اس کے دفتر کا کام رک جاتا ہے، یہاں پر اس کا متعلقہ پھر اپنا وزیر بھی نہیں آتا ہے تو ایک عجیب سا مذاق بن گیا ہے اس اسمبلی سے، تو Kindly آپ تھوڑا سا صرف الفاظ میں نہیں بلکہ عمل میں بھی کہیں کہ یہاں پر وہ آتے ہیں یا نہیں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں سیکرٹریٹ کو ہدایت کرتا ہوں کہ Daily attendance چیف منسٹر صاحب کو بھیجیں تمام ایم پی ایز اور کیبنٹ ممبرز کی Daily کی Attendance جو ہے آج کے بعد پچھلے دو دنوں کے بھی بھیج دیں آج سمیت اور آئندہ روزمرہ کی بنیاد پر چیف منسٹر صاحب کو بھیجیں تاکہ ان کے نوٹس میں بھی آئے کہ یہ اسمبلی میں کون نہیں آتے ویسے میں سلطان خان اور لودھی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ یہ بھرپور شرکت بھی کرتے ہیں اور اپنی طرف سے ہر سوال کا جواب دینے کی بھی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ It's not possible کہ ایک بندہ اڑتیس محکموں کے جواب دیں، جو لکھا ہوا ہو گا وہ تو وہ پڑھ کے سنا دے گا لیکن جب سپلیمنٹری آتا ہے تو وہ 'کنسرنڈ' منسٹر کو ہی پتہ ہوتا ہے گہرائی میں کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں کیا ہو رہا ہے؟ تو لودھی صاحب! یہ آپ کی بھی پلیز ذمہ داری ہے You are Chief Whip اور دیکھیں یہ Chief Whip کا کام ہوتا ہے، اب آپ دیکھیں، ادھر یہ زیادہ ہیں اپوزیشن والے اور ہمارے لوگ کم ہیں تو اس طرح ہم سب مل کر کچھ کریں گے تو اجلاس ہو گا ورنہ پھر اجلاس کی افادیت ہی نہیں رہتی، جب کوئسچنز کے جواب صحیح نہ آئیں، جب وزراء نہ آئیں، جب ایم پی ایز نہ آئیں۔۔۔۔

ایک رکن: ہم تو بیٹھے ہیں نا سر، سارے؟

جناب سپیکر: چلیں آپ پچانوے میں سے تیس ہوں گے باقی کدھر گئے؟ آئندہ Daily بھیجیں جی سیکرٹری صاحب Daily بھیجیں آئندہ Attendance جی۔

جناب منور خان: سر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آج As a protest جو منسٹرز نہیں آرہے ہیں اور کوئسچنز کے آنسرز نہیں آرہے ہیں، یہ ایک Protest آج اجلاس ایڈجرن کر لیں تاکہ یہ پتہ چل جائے

گورنمنٹ کو بھی، چیف منسٹر کو بھی اور سارے سیکرٹریز کو کہ ان کی وجہ سے آج ایڈجرن ہو گیا ہے کہ As a protest آج یہ کرلیں۔

جناب سپیکر: یہ آئندہ جس دن اس دن ایڈجرن کرلیں گے، صرف دو تین منسٹروں کو برداشت کریں گے، ہم کمی اگر ہے ان کی کسی وجہ سے آپ کے بیس پتہ نہیں کتنے منسٹرز ہیں آپ کے ؟

وزیر قانون: سر، سولہ۔

جناب سپیکر: جی بیس سے اوپر ہی ہے نا؟

وزیر قانون: سولہ ہیں جی۔

جناب سپیکر: سولہ، تو سولہ میں سے بارہ تو کم از کم ہوں، ایک آپ کا اور لودھی صاحب کا ٹھیکہ ہے بس، ابھی کوئسچین کونسا چل رہا تھا، 4472، جناب صلاح الدین صاحب۔

* 4472 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-71 میں محکمہ آبپاشی کے ٹیوب ویل ڈویژن کی طرف سے ٹیوب ویل نمبر 1 سید آمان اور ٹیب ویل نمبر 2، زرداد، ٹیوب ویل واقع اضاخیل یونین کونسل نمبر 62 پر غیر قانونی ٹیکس وصول کیا جارہا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ زمینداروں سے سات گھنٹے کے چھ سو اور گھریلو ٹیکس ماہانہ ایک ہزار روپے وصول کئے جاتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ مسئلہ اور ٹیکس کے جواز اور وصولی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی) (الف) یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویلز محکمہ آبپاشی نے حکومت کی پالیسی کے مطابق تعمیر کے بعد زمینداروں کے حوالے کر دیتے ہیں، لہذا اگر کوئی ٹیکس وصولی ہو رہا ہے تو اس کا محکمہ آبپاشی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(ب) جیسا کہ جواب نمبر ایک میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویل حکومت کی پالیسی کے تحت زمینداران کے سپرد کیا گیا ہے۔ لہذا اس نوعیت کے ٹیکس کے بارے میں محکمہ ہذا کو کوئی علم نہیں ہے۔

(ج) ایضاً۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو سر۔ میں نے سر، دو ٹیوب ویلز کے بارے میں پوچھا تھا اور جواب محکمے کی طرف سے آیا ہے کہ یہ زمینداروں کے حوالے کئے گئے ہیں، تو اگر یہ Mr. Speaker Sir, if I could have the attention of the relevant Minister, it will be very pertinent very important۔ سر، میں نے صرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیاقت صاحب! آنریبل منسٹر اریگیشن، لیاقت صاحب! پلیز وہ آپ سے مخاطب ہے، آپ اپنی سیٹ پہ جائیں فی الحال، ان کا کونسچن ہے وہ Disturb ہو رہے ہیں۔

جناب صلاح الدین: سر، ما صرف د دوه ټیوب ویلز باره کښې دا کوئسچن کړے وو او هغه په پبلک کمپلینټ باندې د علاقې خلق ماته په درزنونو راغلل او د غیر قانونی چه ترې نه پیسې اخلی د خلقو نه نو هغوی کمپلینټ کړی وو او صرف د دواو ټیوب ویلونو مو وئیلې وو محکمې جواب را کړے دے چې دا زمیندارانو ته ئے ورکړې دی نو د زمیندارانو خو کم از کم چه دوه تنانو له د داوه ټیوب ویلونو دهغې نامه هم ورکړې نو د No details of the farmers have been given at all اول خو داوه پکار خو داوه چه هغه دهغوی نامے ئے راکړے وے او مونږ د سکس کړې وے چه هغوی ترے نه پیسے په کوم مد کښې اخلی بیا وائی دا حکومتی پالیسی ده چې هغوی به پیسے اخلی که دا حکومتی پالیسی ده نو How this حکومتی پالیسی Is regulated there should have been some rules there should have been some regulation and some criteria نو په کومه Criteria باندې یو فرد واحد دپاره دهغه ټائم کرتا درته خلقو دا فرد واحد له ورکړو اوس هغه ئی په نورو خلقو په نورو زمیندارانو باندې لاګو کولے خو نشی چه هغوی نه به خپل خوښے ټیکس اخلی د دے راته لږ پلیز Explanation لږ اوکړې او بل دا چې په دوئم جز کښې په جز (ب) Part-B کښې شپږ سوه روپئ د ګهنټے داوو ګهنټو ترے نه اخلی نو دا حکومت څنګه Regulate کوی او که څوک ئے اخلی لکه Maintenance cost دپاره نو څه Role خو محکمې د طرفه پکار دے کنه چې څنګه به آخلی۔ Thank you Mr. Speaker sir.

Mr. Speaker: Ji, Minister Sahib, respond, please Liaqat Khattak Sahib.

جناب لیاقت خان (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب! گورنمنٹ کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ لوگ اس میں سے پیسے دیں لیکن جو ٹیوب ویلز ایریگیشن کے لئے بنائے جاتے ہیں پبلک کے لئے، وہ ان کو حوالہ کئے جاتے ہیں، وہ اس کی خود دیکھ بھال کرتے ہیں، اس کی Maintenance کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: مائیک قریب کرلیں۔

وزیر آبپاشی: لیکن اس میں چار جز وہ نہیں لیتے، اگر کوئی غلط لے رہا ہو تو چونکہ یہ ٹیوب ویلز گورنمنٹ کے، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے چلے جاتے ہیں اور لوگوں کی وہ پرسنل ملکیت ہو جاتے ہیں، تو یہ گورنمنٹ کے ہیں ہی نہیں، یہ تو پبلک کے لئے کئے گئے، جیسے کسی جگہ میں Flood protection wall بنائی جائے، اسی طریقے سے یہ ٹیوب ویلز جو ہیں یہ گورنمنٹ نے بنائے ہیں لیکن لوگوں کے لئے بنائے ہیں، ان کو دے دیئے گئے Forever، وہ اب اس کے مالک ہیں اور اگر کوئی ان سے چار جز لے رہا ہے تو وہ غلط کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: مطلب ہے بناتی گورنمنٹ ہے اور کمیونٹی کے حوالے کر دیتی ہے، اس کو چلانے کا کام کمیونٹی کرے گی۔

وزیر آبپاشی: گورنمنٹ رولز کی کوئی Violation نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: اسی Agreement کے اوپر وہ بنتے ہیں، ایسا ہی ہے؟

وزیر آبپاشی: ہاں، یہ جی ان کی پرسنل پراپرٹی ہو گئی ہے جو زمیندار ہیں۔

جناب سپیکر: او کے۔ صلاح الدین صاحب! وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جس کی پراپرٹی ہوتی ہے، گورنمنٹ ٹیوب ویل بنا کے دیتی ہے، باقی کام اس کا اپنا ہوتا ہے زمیندار کا اور بعض کمیونٹی ٹیوب ویلز بھی ہوتے ہیں کہ گورنمنٹ بنا کر کمیونٹی کی ایک تنظیم بنا کے اس کے حوالے کر دیتی ہے، پھر وہ چلاتے ہیں آگے، یہ اس طرح کا ہے تیسری قسم وہ ہوتی ہے جو پبلک ہیلتھ یا کوئی محکمہ خود بناتا ہے تو پھر اس کو ویلفیئر کو دیتے ہیں اور خود Maintenance کرتے ہیں۔

جناب صلاح الدین: سر! میں جو کہنا چاہتا ہوں کہ اب یہ دوسرے علاقے میں Suppose کہ یہ مجھے دیا گیا ہے، تو میری زمین تو سیراب ہوتی ہے، اب میرے آس پاس کے جو لوگ ہیں ان کی زمین پھر میں انہیں مہنگے داموں یہ پانی کی فراہمی یا بیچتا ہوں تو اس کی Violation تو ہو رہی ہے نا، تو اس پالیسی پر اگر

نظر ثانی کی جائے کہ کمیو نٹی کے حوالے کیا جائے اور کوئی رولز اور ریگولیشنز اور کوئی لاء بنایا جائے کہ اس کے تحت اگر پیسے لئے بھی جارہے ہیں تو ایک قانون کے تحت ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! صلاح الدین صاحب کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو ٹیوب ویل جس کاشتکار کو بھی ملتا ہے وہ اپنا تو چلاتا ہے کام لیکن جو Surrounding میں دوسرے لوگ ہیں، ان پہ یہ پانی مہنگے داموں بیچ دیتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ اگر ایک کے بجائے کوئی کمیو نٹی کے حوالے ہو تاکہ ساری کمیو نٹی اس کا پانی Use کر سکے۔

وزیر آبپاشی: اس میں ایسا ہے کہ جہاں کم زمینیں ہیں، کم تعداد میں ہیں تو وہ کمیو نٹی کے پاس ہے لیکن اگر زمین کسی کی بہت زیادہ ہو تو وہ Individual ایک یا دو ہوں گے تو وہ ان کی ملکیت ہو جاتا ہے، اس طریقے سے جو کمیو نٹی کا بھی ہو جاتا ہے تو اگر کمیو نٹی کا ٹیوب ویل ہے تو معزز ایم پی اے صاحب ہمیں بتادیں، ان کمیو نٹی لوگوں میں جن کے لئے یہ بنایا گیا تھا کہ ان سے پیسے چارج ہوئے ہوں گے تو ہمارا اختیار تو نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بھی ان کی Satisfaction کے لئے ان کو بلالیں گے۔

جناب سپیکر: آپ صلاح الدین خان صاحب، اجلاس کے بعد مل لیں منسٹر صاحب کو۔ He is so kind man, Insha Allah he will help you اور جو ایشو ہے اس کو یہ کر دیں گے۔

Mr. Salahuddin: Looking forward to help from Minister Sahib. Thank you, Mr. Speaker Sir.

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4554، جناب صلاح الدین صاحب۔

* 4554 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کوارٹرز الاٹمنٹ رولز 2018 کے شیڈول 11 کے تحت مختلف گریڈز کے سرکاری اہلکاروں کے لئے مختلف کالونیاں اور مکانات مختص کئے گئے ہیں، مذکورہ قواعد کے قاعدہ 9 کے تحت ہر کیٹیگری کے درخواست کنندگان کے لئے علیحدہ علیحدہ ویٹنگ لسٹ مرتب کرنا سٹیٹ آفس کی ذمہ داری ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گریڈ ایک سے گریڈ سولہ تک کی لسٹ علیحدہ اور گریڈ سترہ سے اوپر کی لسٹ علیحدہ علیحدہ مرتب کی جاتی ہے کیونکہ گریڈ ایک سے سولہ کے اہلکار کو گریڈ سترہ یا اوپر کے افسران کے لئے مقرر کردہ کالونیوں یا گھروں میں رہائش کے حقدار نہیں ہوتے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قواعد کے مطابق 'سن' کوٹہ کے لئے بھی گریڈ ایک سے سولہ اور گریڈ سترہ سے اوپر کے ملازمین کے لئے بھی علیحدہ علیحدہ ویٹنگ لسٹ مرتب کی جاتی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ لسٹوں کی کاپی مہیا کی جائے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، خیبر پختونخوا الاٹمنٹ رولز 2018 کے تحت مختلف کیڈرز کے ملازمین کی سنیارٹی لسٹ ان کے سکیل کے حساب سے مرتب کی جاتی ہے۔ موجودہ رولز کے مطابق کلاس فور ملازمین کی علیحدہ سینارٹی لسٹ ہے۔ گریڈ آٹھ سے لے کر گریڈ گیارہ تک، بارہ سے چودہ تک اور پندرہ سے سولہ تک علیحدہ علیحدہ سنیارٹی لسٹ مرتب کی گئی ہے۔ اسی طرح اٹیچڈ ڈیپارٹمنٹس کی سنیارٹی بھی مرتب کی گئی ہے اور ہر گریڈ والے سول سرونٹ اپنے سکیل اور کیٹیگری کے حساب سے گھروں میں رہائش کے حقدار ہیں۔

(ج) جی نہیں۔ مذکورہ قواعد کے مطابق کوٹہ میں گریڈ ایک سے لے کر گریڈ بائیس تک ایک ویٹنگ لسٹ مرتب ہے اور ہر سال سن کوٹہ سنیارٹی سے تین الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔

(د) ویٹنگ لسٹ کی کاپیاں منسلک ہیں۔ (کاپیاں ایوان کو فراہم کی گئی)

<u>Mr. Salahuddin:</u> Thanks. Again Speaker Sahib, I have been through the answer and I have been given a list and that is quite a few pages. I have been through all of them, one by one and could not scrutinize it but for the time being the answer that I have been given, I forego it, It`s okay, happy with that….. (Applause)

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ ثوبیہ شاہد صاحبہ تشریف لے آئی ہیں۔ کوسچن نمبر 4460، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 4460 _ <u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 16-2015 میں ملاکنڈ ڈویژن میں جن بیوہ اور نادار خواتین میں سلائی مشینیں تقسیم کی گئی ہیں، ان کے نام، پتہ اور شناختی کارڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ ہذا نے سال 16-2015 میں ملاکنڈ ڈویژن میں صرف دیر لوئر میں سلائی مشینیں تقسیم کی ہیں جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب! یہ کوئسچن ابھی اس کا Answer مجھے ملا ہے اور میں ادھر سے Try کر رہی ہوں کہ لوگوں کے ساتھ بات کروں کیونکہ فون نمبرز دیئے ہوئے ہیں کہ ان کو مشینیں ملی ہیں کہ نہیں؟ اور اسی طرح چار پانچ بندوں سے بات ہوئی ہے جن کو کوئی مشین نہیں ملی ابھی تک، تین چار کا کہنا ہے کہ ہمیں مشین ملی ہوئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر اسی طرح یہ سارے محکمے ہمارے یہ کام کریں، ہمیں Answer غلط دیں، رپورٹ غلط دیں تو کس طرح ریاست مدینہ ہے اور یہ زکوٰۃ کے اور اسی طرح زکوٰۃ کی ہی وہ ہے، اب حقدار کو ان کا حق نہیں ملتا تو یہ کہاں کا انصاف ہے؟ اور یہ اس طرح لاکھوں کی مشینیں جاتی ہیں اور لوگ اپنے گھروں میں لے کر جاتے ہیں اور اس طرح ڈیٹا کال کر اس کے فون نمبرز اور شناختی کارڈز دے دیتے ہیں تو یہ ایک بہت ناانصافی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کو ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس پہ انکوائری بٹھائی جائے اور اس کوئسچن کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیا جائے تاکہ پتہ چلے کہ یہ مشینیں ہر سال اپنے حقداروں کو کیوں نہیں ملتیں؟

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی! اس پہ انکوائری کی ضرورت نہیں ہے، یہ انہوں نے Detailed جواب دیا اور Cell phone numbers بھی دے دیئے ہیں۔ آپ کو انہوں نے جواب دیا، اب یہ ہاؤس کی ملکیت ہے، آپ ٹیسٹ کریں فون کر کے چیک کریں، کوئی کیس آٹھ دس پکڑ کے لے آئیں، ہم ان کو پریویلج میں ڈال دیں گے، یہ تو پھر پوری اسمبلی کے استحقاق کا مسئلہ ہے، اگر غلط جواب ہے تو، لیکن آپ اس کو ویسے غلط کہہ نہیں سکتے، ہم جب تک اس کو آپ خود Verify کریں Because it was your question اور انہوں نے تو آپ کو ٹیلی فون نمبرز تک دے دیئے تو آپ چیک کریں اور اگر کوئی چیز ہے۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! جب سے میں آئی ہوئی ہوں تو میں اسی طرح فون پہ ادھر سے لگی ہوں لوگوں سے پوچھ رہی ہوں کہ آپ لوگوں کو ملی ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: تو دیکھیں یہ ابھی تو نہیں آیا ہے نا آپ کو تو، آپ موبائل پہ بھی اس کو دیکھ سکتی تھیں، آپ کا کوئسچن ہے تو Answers آپ کے پاس آجاتے ہیں، کل کا آیا ہوگا یا پرسوں کا آیا ہوگا، ویب سائٹ پہ ہوتا ہے نا؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: ویب سائٹ پر نہیں سر، مجھے جواب کوئی نہیں ملا۔

جناب سپیکر: ویب سائٹ دیکھیں نا، اس پہ ہے نا؟ ویب سائٹ پہ پہلے ہی ہوتا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کل تک تو سر، ویب سائٹ پہ بھی جواب نہیں تھا سر۔

جناب سپیکر: ہے جی، آپ چیک کریں، ہے تو ابھی یہی اس کا حل ہے، کوئسچن کا جواب It is very comprehensive. There are telephone numbers، جتنی مشینیں دی ہیں، این آئی سی نمبرز بھی ہیں، آپ اس کو آرام سے بیٹھ کر چیک کرلیں۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: اور آپ کے پاس کوئی چیز آجاتی ہے تو لے آئیں فلور کے اوپر، پھر دیکھیں ہم کیا کرتے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اگر کسی نے غلط Answer دیا، کسی نے کرپشن کی ہوئی ہم اس کو نشان عبرت بنادیں گے، آپ لے آئیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 4310، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 4310 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین نے کئی سالوں سے سرکاری رہائش گاہوں کے لئے درخواستیں دے رکھی ہیں جس کا حصول وقت کے ساتھ ساتھ مشکل ہوتا جارہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت نئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں نئی سرکاری کالونیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) حکومت سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مندرج ذیل سکیموں کے ذریعے سرکاری ملازمین کے لئے نئی رہائش گاہیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

1. 140847- F/S and Master Plan for Race Course Garden, Peshawar. (Ongoing).
2. 120886- Design and construction of Govt, Officers Residences at Race Course Garden, Peshawar. (Ongoing).
3. 130406- F/S and detailed designing of residential/official accommodation to Govt, Servants in different districts.
4. 140701- Designing and construction of duplex accommodation of different categories for Govt, Officers/official in Hayatabad Peshawar Phase-5.

5. 150440- Construction of Plats at Civil Quarters Peshawar (Phase-II) 1000 Sft.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، یہ کوئسچن میں نے بہت پہلے دیا تھا اور بہت ٹائم ہوا لیکن اس میں مزے کی بات ہے کہ میں نے کوئسچن کیا کہ: آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین نے کئی سالوں سے سرکاری رہائش گاہوں کے لئے درخواستیں دے رکھی ہیں جس کا حصول وقت کے ساتھ ساتھ مشکل ہوتا جارہا ہے؟ جواب محکمے سے آیا ہے "جی ہاں" مطلب سر، آپ اس Answer کو خود دیکھیں کہ وہ محکمہ بھی Agree کرتا ہے اس بات کو کہ بالکل لوگوں نے دی ہوئی ہیں۔ میرا مقصد اس کوئسچن میں یہی تھا کہ لوگ تو Applications دے دیتے ہیں لیکن جو ٹرانسفر ہوتے ہیں پشاور میں جن مکانات پہ لوگ قبضہ کر لیتے ہیں، وہ چھوڑتے نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ صحیح کہتی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: چاہے وہ جاب ادھر کر رہے ہوں چاہے وہ کہیں دور جا کر کریں، خاص کر بیوروکریٹس اور گھر ان کے حوالے ہوتے ہیں اور نئے لوگ جب آجاتے ہیں تو ان کو چانس نہیں ملتا کہ ان کی Applications پڑی ہیں لیکن کسی کو بھی گھر نہیں ملتا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں دونوں کوئسچنز پہ جو پچھلا بھی تھا تو آپ نے ٹھیک فرمایا کہ اس میں تو Already details دی گئی ہیں، ہمیں بتائیں کہ کونسے شخص کو یا کس کو نہیں ملا ہے؟ بالکل پھر پریویلج بھی بنتا ہے لیکن اس وقت یہ ٹھیک ٹھاک جواب ہے، اس میں کوئی وہ نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے سر، کہ یہ تو بالکل جواب تو محکمے نے ٹھیک جواب دینا ہوتا ہے، انہوں نے پوچھا ہے کہ مشکل ہے تو ہاں مشکل تو ہے کیونکہ ڈیمانڈ تو زیادہ ہے، بہر حال یہ تو حقیقت ہے کہ سرکاری ملازمین سب چاہتے ہیں کہ ان کو سرکاری گھر ملے لیکن گھر اتنے ہوتے نہیں ہیں اس لئے یہ ویٹنگ لسٹ اس میں ہوتی ہے تو یہ تو محکمہ غلط بیانی نہیں کر سکتا ہے کہ مشکل نہیں ہے، یہ تو ایک حقیقت ہے کہ جتنے سرکاری ملازمین ہیں تو سب کو گھر چاہیئے ہوتا ہے اور اس وقت سب کو مل نہیں رہا ہے یا نہیں مل سکتا ہے۔ دوسرا سر! انہوں نے پوچھا کہ کوئی نئی سکیمز ہیں، کیونکہ حل تو پھر یہی ہے کہ اگر گھر کم ہیں تو زیادہ گھر اور بنانے پڑیں گے، تو ڈیٹیلز دی گئی ہے، پانچ سکیمز یا پانچ نئی جو کنسٹرکشنز کی جو سکیمز ہیں اس کی ڈیٹیلز دی گئی ہیں اور محکمے کو بھی اور حکومت کو بھی اس بات کا یہ اندازہ ہے کہ سرکاری ملازمین کو گھر چاہیئے سرکاری گھر کم ہیں اس لئے یہ سکیم اے ڈی پی

میں بھی شامل ہے اور بجٹ کے اندر بھی شامل ہیں اور نئے سرکاری گھر یا نئی سرکاری رہائش گاہیں تعمیر کی جارہی ہیں سر۔

جناب سپیکر: ایک تیسرا پوائنٹ بھی ان کا تھا، وہ بڑا ہی Important ہے کہ بعض آفیسرز جو پہلے پشاور میں تھے اب دوسری جگہوں پہ ٹرانسفر ہو کر چلے گئے ہیں، ادھر بھی گھر لیا ہوا ہے یہاں بھی Occupy کیا ہوا ہے تو اس پہ میں رولنگ دیتا ہوں کہ تیس دن کے اندر اندر وہ تمام گھر خالی کروائے جائیں جو Illegal occupants کے پاس ہیں۔ چھ مہینے تک تو ہر ایک کو اجازت ہوتی ہے گھر رکھنے کی، جو چھ مہینے کا پیریڈ بھی پورا کر چکے ہیں لیکن دو دو سٹیشنوں پہ گھر رکھیں تو یہ کوئی وہ نہیں ہے، کسی کی میراث نہیں ہے حکومت کی چیز ہے اور حکومت ہی کے ملازمین ہیں اور ایک ملازم کو گھر نہ ملے اور دوسرے ملازم کے پاس دو دو جگہوں پہ گھر ہو، یہ بڑی ناانصافی ہے، So تیس دن کے اندر محکمہ ایڈمنسٹریشن اس کو خالی کرے گھر اور اسمبلی میں رپورٹ دے۔ ٹھیک ہے، ثوبیہ بی بی!

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ فیصل زیب صاحب کا کوئسچن ہے، (موجود نہیں ہیں) اس کو بھی ڈیفر کر دیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب عنایت اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ہشام انعام اللہ صاحب، منسٹر، آج کے لئے؛ صاحبزادہ ثناء اللہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ فیصل امین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ملک ظفر اعظم صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ حاجی انور حیات صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ ثمر ہارون بلور صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ ملیحہ اصغر؛ ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب سردار حسین بابک صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فیصل زیب خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب، منسٹر مواصلات و تعمیرات، آج کے لئے؛ محترمہ مدیحہ نثار صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب مولانا لطف الرحمان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سید فخر جہان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire that leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5 'Privilege Motions': Mr. Bahadar Khan Sahib, to please move his privilege motion No. 43, in the House. Mr. Bahadar Khan Sahib.

جناب بہادر خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، اس ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میں مفاد عامہ کے ایک اہم مسئلے کے سلسلے میں کئی دفعہ سیکرٹری ایل سی بی اور ڈی سی دیر لوئر کے دفتر گیا مگر کوئی موجود نہ تھا۔ میں نے فون پر بات کرنے کی کوشش کی مگر کسی نے میرا فون Attend نہیں کیا۔ آخری دفعہ جب میں ڈی سی کے دفتر میں ان سے ملا اور ان سے وضاحت طلب کی تو انہوں نے غلط بیانی کر کے میرا استحقاق مجروح کیا۔ لہذا اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر کے متعلقہ اہلکار ٹی ایم اے ثمر باغ، ڈی جی شوکت یوسفزئی، دیر لوئر سیکرٹری ایل سی بی اور دیگر کے خلاف استحقاق مجروح کرنے پر کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر، دا ډیر لمبا چوړا مسئله ده. د ایم پی اے په نوم باندې پیسې هغه وائی چې دا ما ورته وئیلی چې اوباسه. ایم پی اے خبر نه دے او پسې وتلې دی. چونکه ایم پی اے خو دومره حق لری چې کم از کم د دې وضاحت اوکړی چې یره دی ځائې کښې دا پیسې لګیدلې دی، د دې د پاره زما استحقاق مجروح شوے دے، بلکه دا د ټول ایوان خبره ده، کم از کم زه درخواست کومه چې دا استحقاق کمیټئی ته حواله کړئ چې په دیکښې پته اولګی چې دا خرد برد څومره شوے دے او څنګه شوے دے؟ ولې دا پیسې وتلې دی؟ په دیکښې صرف دا خبره ده تلې دی او ایم پی اے د سره خبر نه دے او دا پسې وتلې دی، زه چې کله ورغلے یمه او کله مې تپوس کړے دے نو اول خو وی نه، بیا ټیلیفون نه اوچتوی، بیا ایل سی بی سیکرټری ته ما وئیل چې ته پکښې انکوائری اوکړه، هغه ډی سی بهانه کړو چې.

Mr. Speaker: Minister for Law, please.

وزیر قانون: سر! تھینک یو۔ بہادر خان صاحب ہمارے آنریبل ممبر ہیں اور انہوں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ میرے خیال میں جو ڈی سی کے بارے میں وہ بات کر رہے ہیں، ان کا ٹرانسفر بھی ہو گیا، ابھی وہ ڈی سی ہے نہیں، وہاں پہ شوکت یوسفزئی جو ڈی سی ہیں وہ ابھی تو ٹرانسفر ہو گئے ہیں میرے خیال میں۔

جناب بہادر خان: تہ رانسفر ئي شوے دے خو را خو بہ شي کنہ، دا کار د هغہ د وخت دے۔

وزیر قانون: ہاں جی، بس ٹھیک ہے، چونکہ آنریبل ممبر ہیں، انہوں نے ایشو اٹھایا ہے اور ہمیں ان کی جو بات ہے اس کے اوپر پورا ہمیں یقین بھی ہے اور ہم اس کی بات کو Weight بھی دیتے ہیں، تو سر، میری ریکویسٹ تو یہ ہوگی کہ اس کو پریویلج کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ وہاں پر یہ اپنا ایشو اٹھائیں اور یہ سرکاری افسران آئیں اور یہ اپنا جواب دیں اور ایک مرتبہ پھر فلور آف دی ہاؤس پہ یہ ایک دفعہ پھر میں کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے سرکاری افسران ہیں، ٹھیک ہے وہ ہمارے لئے بھی قابل احترام ہیں کیونکہ وہ بھی اسی صوبے کی خدمت کر رہے ہیں لیکن یہاں پر جتنے ممبرز ہیں جو Elect ہو کر آئے ہیں، لوگوں نے ان کو ووٹ دیا ہے تو ان کا آپ کے ساتھ کوئی ذاتی کام نہیں ہوتا، ان کا کام حلقے کے عوام کا کام ہوتا ہے، صوبے کے لوگوں کا کام ہوتا ہے، تو یہ رویہ اگر جس طرح بہادر خان صاحب فرما رہے ہیں، یہ رویہ This is unacceptable، اس کو ہم بالکل، جو بھی افسر یہ کمیٹی میں آئیں اپنی وضاحت دیں لیکن جو بھی افسر اگر یہ رویہ اپناتے ہیں صوبائی اسمبلی کے ممبران کے ساتھ، تو کم از کم پھر وہ کسی بھی پوسٹ کے اوپر میں چیف سیکرٹری صاحب کو بھی کہہ رہا ہوں کسی بھی پوسٹ کے اوپر ایسے افسر کو نہ رکھیں جو اتنی ذمہ داری بھی ادا نہیں کر سکتے کہ ایک صوبائی اسمبلی کے آنریبل ممبر کا ٹیلی فون اٹھا سکیں اور ان کے ساتھ بات کر سکیں جی۔ سر، اس کو کمیٹی میں بھیجیں۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the motion No. 43, moved by the honourable Member, may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the Privilege Committee.

محترمہ نعیمہ کشور خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی میڈم، کونسے قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے، پہلے قانون Quote کریں پھر بات شروع کریں۔

نکتہ اعتراض

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جب 14 تاریخ کو ہمارا پچھلا اجلاس ختم ہو رہا تھا، Rule 111 پہ میں Quote کر رہی ہوں، تو ہمارا ادھر ایک Ordinance lay

ہوا تھا اور Rule 111 کے تحت چونکہ اس پہ موشن موؤکرنے کی کسی بھی ممبر کو اجازت تھی اور تقریباً میرے خیال میں 15 تاریخ کو میں نے اس پہ موشن موؤ کی تھی اور اس کے تحت اگر آپ Rule 111 کو لے لیں تو تیسرے دن اجلاس میں اس پہ بحث کرنے کے لئے اس کو ٹیبل ہونا تھا، 13 تاریخ کو بھی ہمارا اجلاس ہوا، ٹھیک ہے وہ تو ایک دن کا تھا لیکن آج ہمارے اجلاس کا تیسرا دن ہے لیکن وہ موشن آج ایجنڈے پہ نہیں ہے تو اسی پہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ میں اس ہاؤس سے پوچھ سکوں کہ آخر کیوں جو میرا حق ہے ہمارے اس ہاؤس کا اپوزیشن کا کہ اس آرڈیننس پہ ہماری موشن ہے وہ آج ایجنڈے پہ کیوں نہیں ؟

<u>جناب سپیکر:</u> وہ آرڈیننس جو ہے وہ بل کی شکل میں ہے، آپ کے اس سے پہلے Lay ہو چکا تھا اور آپ امنڈمنٹ کی شکل میں اس میں چیزیں لا سکتی ہیں کیونکہ وہ پہلے Lay ہو گیا تھا، امنڈمنٹ آپ لا سکتی ہیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب! ہم نے اس آرڈیننس پہ ابھی وہ دیا تھا، اس پہ بحث ہونی تھی، ابھی نہ وہ بل پاس ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> توجب امنڈمنٹ آپ لائیں گی تو بحث تو ہو گی نا؟

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> ابھی وہ بل ٹیبل ہوا ہے ابھی پاس نہیں ہوا، ابھی وہ آرڈیننس لاگو ہے، ایک منٹ دے دیں ابھی وہ آرڈیننس لاگو ہے، ابھی وہ بل کی شکل میں ہے ایکٹ نہیں بنا، ابھی وہ آرڈیننس ہے تو آرڈیننس میں ہمیں بات کرنے کا حق ہے کہ یہ ہاؤس اس کو Reject کرے یا لاگو کرے، ابھی وہ بل کی شکل میں نہیں آیا۔ ٹھیک ہے اگر امنڈمنٹ آئے گی، ہمارا حق ہے، ہم اس میں امنڈمنٹ لائیں گے لیکن ابھی وہ ہمارے صوبے میں آرڈیننس پہ لاگو ہے تو ابھی ہمارا حق ہے، ابھی اس کو آنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، آرڈیننس Lay ہو چکا ہے اور جب Lay ہو جاتا ہے تو وہ پھر یا تو اس وقت آپ کر دیتے تو پھر ہو سکتا تھا، اب بل کی شکل بن گئی ہے اس کی، اب جب پاس ہو جائے گا، آپ اب امنڈمنٹ لا کے اس پہ بحث کروا سکتے ہیں، بہر کیف بحث کا راستہ کھلا ہے ابھی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> یہ Rule 111 جو ہے یہ Misinterpret کر رہے ہیں، پھر اس کا مطلب کیا ہے؟ وہ تو ایسے بھی جب آرڈیننس آ جائے Automatically وہ بل کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے تو پھر یہاں پر جو Author نے اس کو Introduce کر دیا، 111 اگر آپ پڑھ لیں تو آپ کو خود سمجھ آ جائے گی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس موشن کو، اس ریزولیوشن کو ہم یہاں ڈسکس کر سکتے ہیں، اس پر بات کر سکتے ہیں اور بات کے بعد اگر Disapprove نہیں ہوا Approve ہو گیا تو پھر یہ بل بن کر ہاؤس میں

آئے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پروویژن کا بہت واضح ہے، اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پڑھ لیتا ہوں۔ اس کا یہ نہیں ہے کہ وہ آرڈیننس انہوں نے Lay کر دیا، پھر وہ تو ہوگا کیونکہ یہاں پر تو بل آتے ہیں نا آرڈیننس تو نہیں آتے ہیں، آرڈیننس تو نام ہے، جب بل آجاتا ہے پاس ہو جائے تو پھر ایکٹ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ تو یہ سر، اگر آپ ملاحظہ فرمائیں۔ This is "CHAPTER XV, PROCEDURE IN REGARD TO RESOLUTIONS FOR DISAPPROVAL OF ORDINANCES".

<u>جناب سپیکر</u>: آپ 111 پڑھ رہے ہیں؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: کونسا آرڈیننس، Rule 111 پڑھ رہے ہیں؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: 111، 111

"111. **Resolutions regarding Governor's Ordinances**- (1) As soon as possible after the Governor has promulgated an Ordinance under Article 128 of the Constitution, printed copies of such Ordinance shall be made available to the Members of the Assembly by the Secretary".

ایک بات یہاں پر یہ ہے کہ جب وہ آرڈیننس آجائے تو ان کی کاپیاں بنا کر سب ممبروں کو، تو یہ پریکٹس بھی یہاں پر نہیں ہے، ابھی تک ہمیں مطلب ہے کسی آرڈیننس کی کاپی نہیں ملی ہے۔ سیکنڈ، جب آپ کو وہ کاپیاں مل جائیں تو ممبر کو پتہ چل جائے گا کہ آیا میں ریزولیوشن پیش کرتا ہوں، کرنا چاہتا ہوں یا نہیں کرنا چاہتا ہوں تو "Any Member may give three clear days notice of his intention to move a resolution disapproving the Ordinance and if such a notice is received, the Speaker shall, not withstanding any thing to the contrary contained in these rules, fix time for the discussion of such resolution within three days after commencement of the session immediately following the promulgation of the Ordinance if three days' notice is to complete at the time of the commencement of the session or within six days of the receipt of the notice if notice is given after commencement of the session as the case may be".

سر! اس رول کا متن یہ ہے کہ کوئی آرڈیننس آجائے گورنر صاحب کی طرف سے تو سیکرٹری جو ہوتا ہے ایڈمنسٹریشن کا، وہ ان کی کاپیاں ممبروں کو دیں گے اور جب وہ کاپیاں ممبروں کے ہاتھ لگ جائیں تو

ممبر اس کو سٹڈی کر کے وہ یہ طے کر سکتے ہیں کہ آیا میں ریزولیوشن دوں یا نہ دوں، آیا اس کو Continue رکھنا ہے یا نہیں رکھنا ہے؟ تو جب ہمارے پاس کاپیاں نہیں آتی ہیں تو پھر ایک ممبر کو کس طرح پتہ، اب ان کو پتہ چل گیا پھر انہوں نے مطلب ہے ریزولیوشن کے لئے نوٹس دے دیا، اس نوٹس پر کوئی عمل نہیں ہوا۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب، ریسپانڈ کریں۔ جی کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب 5 اگست کو ایک آرڈیننس جاری ہوا تھا گورنر صاحب کی طرف سے Action in Aid of Civil Power، ایک آرڈیننس 5 اگست کو جاری ہوا تھا جناب سپیکر! آپ اس وقت چیئر پہ نہیں تھے، ڈپٹی سپیکر صاحب چیئر کر رہے تھے، میں نے اس وقت بھی گوش گزار کیا تھا کہ اس کی کاپیاں جناب سپیکر، ہمیں نہیں ملیں اور ہم چاہتے تھے کیونکہ ہم چاہتے تھے جس طرح یہ Rule 111 کے نیچے کہا ہوا ہے، یہ Mandatory ہے سر، آپ کے آفس پہ کہ وہ ہمیں کاپیاں دیں اور بدقسمتی سے جناب سپیکر، جو فیصلے اس ایوان میں ہونے چاہیئے تھے، ہمیں مجبوراً ہائی کورٹ میں جانا پڑا اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں چیف جسٹس وقار سیٹھ صاحب کو جنہوں نے Action in Aid of Civil Power کو اڑا کے پھینک دیا اور اگر آپ اس کی Judgment پڑھیں جناب، تو آپ کو حیرانگی ہوگی، خدا کی قسم جس طریقے سے انہوں نے لکھا ہے، جس طرح سے ہماری ریاست کے کچھ ادارے ہمارے قبائلی لوگوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک کر رہے ہیں جناب سپیکر، یہ وہ الفاظ تھے چیف جسٹس ہائی کورٹ کے، خدارا جناب سپیکر، Being the custodian of the House اس ایوان کو بے توقیر نہ کریں، ہمیں سیاستدانوں کی عزت بہت پیاری ہے جناب سپیکر، خدارا جو فیصلے یہاں پہ ہونے ہیں، یہیں پہ کریں ادھر نہ جائیں، ان اداروں کی طرف نہ جائیں اور یہ آپ کی Responsibility ہے جناب سپیکر، اور آپ نے حلف اٹھایا ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! یہاں پہ میں دو چیزیں واضح کرنا چاہ رہا ہوں۔ ایک تو جو کنڈی صاحب فرما رہے ہیں وہ Action in Aid of Civil Power تو وہ آرڈیننس آیا تھا لیکن اس آرڈیننس کی Life ختم ہو گئی ہے وہ Lapse ہو چکا ہے، اس وقت وہ آرڈیننس قانون کی شکل میں موجود نہیں ہے، اس وقت تو نہیں، آج کی بات میں کر رہا ہوں۔ پھر دوسری بات یہ ہے سر، کہ جو چیف جسٹس وقار سیٹھ صاحب کی بات وہ کر رہے ہیں کہ انہوں نے Judgment دی تھی، سر، میں ایک ریکویسٹ کرنا

چاہ رہا ہوں چونکہ وہ کیس ابھی سپریم کورٹ کے اندر ہے اور سپریم کورٹ نے اس Judgment کو Suspend کیا ہوا ہے جو پشاور ہائی کورٹ نے جو Judgment دی تھی اور اس وقت وہ سپریم کورٹ میں Subjudice ہے، تو میرے خیال میں میری ریکویسٹ یہی ہو گی کہ یہاں پر مطلب Updated information نہ ہو تو اس کے اوپر میرے خیال میں، ابھی نہ وہ آرڈیننس ہے، آرڈیننس ختم ہو چکا ہے، وہ جو یہاں سے اسمبلی سے ہم نے بل پاس کیا تھا وہ ابھی سپریم کورٹ میں Subjudice ہے۔ سر، دوسری بات جو میڈم کر رہی ہیں آرڈیننس کے بارے میں، تو وہ ریفر کر رہی ہیں جو ہمارے رولز آف بزنس ہیں، Procedure and Conduct تو Rule 111 کو وہ ریفر کر رہی ہیں، تو میں ریکویسٹ سر، یہ کر رہا ہوں کہ جس آرڈیننس کے بارے میں وہ بات کر رہی ہیں تو ایک تو اس کا جو تین دن کا نوٹس تھا جو دینا چاہیئے تھا، Notice for disapproval of ordinance، تو وہ انہوں نے میرے خیال میں نے Confirm کیا ہے سیکرٹریٹ سے، تو انہوں نے ٹائم پہ نہیں دیا تھا، پہلی بات تو یہ ہے لیکن سر، اس وقت وہ جو سلسلہ ہے میرے خیال میں وہ بھی Irrelevant ہو چکا ہے کیونکہ وہ آرڈیننس ابھی Lay ہو چکا ہے، اسمبلی کے اندر اور وہ بل کی شکل اختیار کر گیا ہے اور میں صرف جو ہمارا آئین، آئین پاکستان جو ہے جو آرٹیکل 128 ہے، اس کی طرف میں توجہ مبذول کرانا چاہوں گا (3) 128 میں پڑھ رہا ہوں سر،

"(3) Without prejudice to the provisions of clause (2), an Ordinance laid before the Provincial Assembly shall be deemed to be a Bill introduced in the Provincial Assembly."

تو سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ پہلے تو Motion for disapproval of resolution کے لئے نوٹس دینا ہوتا تھا لیکن وہ سٹیج گزر گئی ہے، اب یہ بل کی شکل اختیار کر گیا ہے، اگر میڈم کو یا کسی بھی ممبر کو اس بل کے اندر کسی چیز سے شکایت ہے تو وہ امنڈمنٹ کے ذریعے وہ امنڈمنٹ لے آئیں اور بالکل اگر صحیح امنڈمنٹ ہو گی، اس میں کوئی Substance ہو گا تو حکومت اس کے ساتھ Agree کرے گی، ممبرز کی رائے ہمارے لئے قابل قدر ہے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بات کافی ہو گئی ہے نا، انہوں نے جواب دے دیا، آپ کو میں نے بھی سب سے پہلے کہہ دیا تھا کہ وہ بل کی شکل اختیار کر چکا ہے، اب آپ امنڈمنٹ لائیں، میں آپ کو ایک گھنٹہ بحث کی اجازت ابھی نہیں دے سکتا، میرے پاس 'آرڈر آف دی ڈے' ابھی پینڈنگ ہے، جب اس کا نمبر آئے گا اس وقت بات کر لیں اس پہ، ابھی تو وہ ایجنڈا نہیں ہے نا؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب! مجھے ٹائم دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! ابھی وہ ایجنڈے پہ نہیں ہے، آپ ایوان کا وقت کیوں ضائع کر رہی ہیں؟ آئٹم نمبر 6، آپ مجھے 'آرڈر آف دی ڈے' کرنے دیں، پھر میں پوائنٹ آف آرڈر دوں گا، سب کو زیرو آور ہو گا یہ ایجنڈا رہ جاتا ہے۔ آئٹم نمبر 6: ایڈجرنمنٹ موشن، میاں نثار گل صاحب، ایم پی اے، تو وہ نہیں ہیں So یہ ڈیفر ہو گیا۔ دوسری بھی میاں نثار گل کی ہے، دونوں، نہیں۔

Wiqar Ahmad Khan, MPA, to please move his adjournment motion 130, in the House.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! اس ایوان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایوان صرف ان کے لئے نہیں بنا، سارے ہاؤس کے لئے بنا ہے، وہ جب کھڑی ہوتی ہیں پورے ہاؤس کا ٹائم لے جاتی ہیں، ابھی وہ ایجنڈے پہ ہی نہیں ہے، ابھی وہ چیز پیش ہی نہیں ہو رہی، ابھی کانسی ٹیوشن کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی، رولز آف بزنس کی خلاف ورزی ہی نہیں ہو رہی تو Why you are wasting the time of this august House?

جی وقار صاحب، آپ ایوان میں موشن لے آئیں اور اس وقت پھر آپ بحث کریں۔

جناب منور خان: ان کو موقع دے دیں نا؟

جناب سپیکر: دے دیا ہے، ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں دے سکتا۔ This is totally irrelevant to the House business, totally irrelevant میرے پاس 'آرڈر آف دی ڈے' میں یہ چیز ہے ہی نہیں ہے۔ جی وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب! مجھے ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ بھی نہیں دیتا ہوں۔

جناب وقار احمد خان: ایک منٹ دے دیں سر، پلیز۔

جناب سپیکر: وقار خان پڑھیں ورنہ آج جمعہ ہے، میں ایڈجرن کرتا ہوں۔

جناب وقار احمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

اراکین: سر! اس کو تھوڑا ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس ایجنڈے پہ ہی نہیں ہے، آپ کہتے ہیں ٹائم دے دیں، جب ایک چیز ایجنڈے پہ نہیں ہے، نہیں دیتا ٹائم، چلیں، No۔ وقار خان، کرنا ہے یا نہیں کرنا؟

جناب وقار احمد خان: کیوں نہیں کرنا سر، سر! یہ بہت ضروری ہے سر۔

جناب سپیکر: جی وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم اور۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: درانی صاحب! ایک چیز ایجنڈے کے اوپر ہی نہیں ہے، اب وہ آئے گی، اب اس میں ان کو بتا دیا ہے لاء منسٹر نے کہ آپ امنڈمنٹ لائیں، جب بحث ہو گی اس پہ دوبارہ بحث کریں، ابھی یہ Totally irrelevant جا رہی ہیں اور پندرہ بیس منٹ انہوں نے پہلے لے لئے ہیں۔ جی وقار خان، اگر آپ موڈ میں نہیں ہیں تو میں ایڈجرن کرتا ہوں۔

جناب وقار احمد خان: نہیں نہیں، سر۔

جناب سپیکر: وقار خان، آپ کا ٹائم بھی گیا اب۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر! ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کے کو زیر بحث لایا جائے اور وہ کہ ملاکنڈ ڈویژن آئینی اور قانونی طور پر سال 2023 تک۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: مجھے آپ سے سلیقہ سیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، مجھے سارے طریقے آتے ہیں۔ جی وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: اپوزیشن لیڈر صاحب کھڑے ہیں سر۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب!

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): تھوڑا سا گورنمنٹ کو کوئی ممبر متوجہ کرتا ہے یا وہاں پر جو اس کا مؤقف ہے اس کو سنا تا ہے تو آپ پلیز اس کو ٹائم بھی دے دیں۔ سلطان صاحب سے بھی میں نے بات کی، اس کو دو چار منٹ کا ٹائم دے دیں، وہ اپنی بات کر لے گی پھر درمیان میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی بات درانی صاحب! End تک ختم ہی نہیں ہوتی، یہ ان کا یہ طریقہ ہے، یہ ٹائم لیتی ہیں اور پھر فلور چھوڑتی ہی نہیں ہیں، یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہوتا آنریبل ممبر کے لئے اور بھی سارے اس

ہاؤس کے ممبرز ہیں، ان کا بزنس رہتا ہے ابھی، اب وقار خان کا بزنس ہے جو وہ پیش کر رہا ہے اور یہ انہی چیزوں میں وقت ضائع کر دے گی۔ اب ایک چیز ایجنڈے پہ نہیں ہے، درانی صاحب! میری عرض سنیں، ایک چیز ایجنڈے پہ نہیں ہے، میری عرض سنیں، میری عرض سنیں، ایک چیز ایجنڈے پہ نہیں ہے، ان کو میں نے بھی جواب دے دیا، منسٹر کنسرنڈ نے بھی دے دیا کہ آپ بی امنڈمنٹ لے آئیں، اس پہ ہم آپ کو Full بحث کی اجازت دے دیں گے، آپ امنڈمنٹ لے آئیں Simple is this۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر! بات یہ ہے کہ لاء منسٹر صاحب یہ ہمیں بتائیں، Explain کر لیں کہ پھر اس رول کا کیا مقصد ہے، جب آرڈیننس آجاتا ہے Automatically that is converted into Bill تو پھر اس کا مطلب ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ہمیں بتائیں کہ ہم اس رول کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مجھے خوشدل خان صاحب، یہ بتائیں کہ اس پوائنٹ کو آج ادھر لانے کی ضرورت کیا تھی؟ جب اس کا ٹائم آئے تو اس وقت لے آئیں، آج تو ایجنڈے پہ نہیں ہے وہ اور پھر بھی جواب ہو گیا اور اس کے اوپر بحث بھی کافی ہو گئی ہماری اور یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اس کے اوپر آپ امنڈمنٹ لے آئیں، جب امنڈمنٹ لے آئیں گے تو آپ سارے بحث کر سکتے ہیں۔ جی وقار خان۔

تحریک التواء

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے اور وہ یہ کہ ملاکنڈ ڈویژن آئینی اور قانونی طور پر سال 2023 تک تمام ٹیکسز بشمول انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے لیکن پیسکو کے ایک حکم نامے کے ذریعے (فوٹو کاپی لف ہے) تمام کاروباری حضرات سے بجلی کنکشن فراہمی کے وقت NTN کا مطالبہ کرتا ہے اور پہلے سے موجود کاروباری حضرات سے بھی یہی مطالبہ کرتا ہے جو کہ اپنے اختیار سے تجاوز کے زمرے میں آتا ہے، لہذا سوات میں پیسکو کے اس عمل سے انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے، اس لئے اس مسئلے پر ایک تفصیلی بحث کی ضرورت ہے تاکہ عوامی خدشات بھی دور ہو سکیں اور حکومت بھی ایک واضح مؤقف پیش کر کے ایوان کو اعتماد میں لے سکے۔

جناب سپیکر، 05-10-2018 کو ایف بی آر نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس کے تحت The Federal Board of Revenue restored all tax exemptions available to the people of Federally Administered Tribal Areas, FATA and Provincially Administered Tribal Areas, PATA with retrospective effect from June, 1, 2018 لیکن جناب سپیکر صاحب، اب بھی ہمیں سوئی

گیس کے بلوں میں ٹیکس آتا ہے، بجلی کے بلوں میں ٹیکس آتا ہے، ٹیلی فون کے بلوں میں ٹیکس آتا ہے اور اس کے ساتھ جی KPPRA کے رولز وہاں پہ لاگو ہو رہے ہیں، تو سر، یہ کس قسم کا استثنیٰ ہے ملاکنڈ ڈویژن کو، پاٹا کو؟ اس حوالے سے اس مسئلے کو میں جناب لاء منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اس پہ تفصیلی بحث ہو۔ ایک طرف تو حکومت کہتی ہے کہ اس کو Exemption ہے اور دوسرے طرف ٹیکس پہ ٹیکس لاگو ہو رہے ہیں ہمارے اوپر تو یہ کس قسم کی Exemption ہے جناب سپیکر صاحب؟

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون):</u> سر! یہ بہت اہم ایشو ہے اور چیف منسٹر صاحب سے میری کچھ دن پہلے اس کے اوپر بات بھی ہوئی تھی، جو استثنیٰ دیا گیا ہے ملاکنڈ ڈویژن یا PATA جو پہلے کہلاتا تھا یا Even جو ہمارے Ex-FATA کے جو اضلاع ہیں تو جو استثنیٰ دیا گیا ہے وہ ایک Commitment تھی، اس وقت جب یہ پچیسویں آئینی ترمیم آرہی تھی تو اس وقت تو یہ Commitment تھی فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے اور اسمبلی کا ریکارڈ اگر اس وقت کا چیک کر لیا جائے تو اس وقت سپیکر نے جو کیمونیکیشن کی تھی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ، تو فیڈرل گورنمنٹ نے In writing میں بھی یہ Commitment دی تھی کہ دس سال کے لئے یہ استثنیٰ حاصل ہوگا اور یہ آگے Extend ہو سکتا ہے تو سر، اس میں مسئلہ ابھی یہ آرہا ہے، چونکہ میں تو سپورٹ کروں گا اس ایڈجرنمنٹ موشن کو ڈیبیٹ کے لئے، لیکن تھوڑا سا میں یہ بتا دوں، مسئلہ ادھر پیدا ہو رہا ہے کہ ایف بی آر اس وقت جو فیصلہ اور جو Commitment ہوئی تھی، تو ایف بی آر اس کو پورا لاگو نہیں کر رہا ہے اور کچھ ٹیکس کے اوپر انہوں نے نوٹیفکیشن کیا ہوا ہے۔ کچھ ٹیکس اس طرح ابھی رہتے ہیں جس طرح انہوں نے نشاندہی کی ہے، اس کے اوپر ایف بی آر نے نوٹیفکیشن نہیں کیا ہے، تو چیف منسٹر صاحب نے خط بھی لکھا ہے فیڈرل گورنمنٹ کو اور ایف بی آر کو کہ یہ نوٹیفکیشنز سارے ہو جائیں تاکہ یہ مسائل بار بار پیدا نہ ہوں لیکن بہر حال سر! چونکہ ایشو بہت اہم ہے، ہمارے جو ہمایون صاحب ہیں، شفیع اللہ صاحب، اعظم صاحب جو ہمارے ملاکنڈ ڈویژن سے جتنے بھی ہمارے ایم پی ایز تعلق رکھتے ہیں، پی ٹی آئی کے بھی، تو وہ بھی کہہ رہے ہیں اور میں بھی اس کو سپورٹ کر رہا ہوں، تو سر، ہم اس کو Agree کرتے ہیں، اس کے اوپر بحث ہونی چاہیئے اور یہ ہمارے صوبے کا مسئلہ ہے، صوبے کا جو بھی حق ہو گا تو ہم ایک Page پر ان شاء اللہ ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر! دا یوہ اھمہ خبرہ ستا سو پہ نوټس کښې راولم چې هلته پہ کسانو پرچې شوې دی، ټینډرې پکښې شوې دی، معدنیاتو والا د هغې باقاعده دغه کړے دے او مونږه پکښې د ډې سې سره خبره کړې ده هغه ئې پینډنګ کړی دی۔ کم از کم هغه پرچې هغه بیرته واپس کول د هغې ټینډرې کینسلول او پہ هغې کښې پوره پہ تسلئی پہ دغه سره نوټیفکیشن پکار دے چې معدنیاتو والا بیا دا سې نه کوی۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion No. 130, moved by the honourable Member, may be admitted? Those who are in favour of if may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The motion is admitted for the discussion.

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Speaker: Call Attention: Mr. Liaqat Khan, MPA, to please move his call attention Ji Liaqat Khan.

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا میں ایک طریقہ کار رائج ہے کہ اکثر ٹھیکیداروں کو جب ٹھیکہ الاٹ کیا جاتا ہے وہ اپنی Percentage لے کر دوسرے ٹھیکیداروں کو وہ کام دیتا ہے، یہ ٹھیکہ اکثر دوسرے اور تیسرے کو کمیشن کے عوض دے دیا جاتا ہے۔اس طرح ٹھیکیدار قوم کا پیسہ آپس میں بانٹ لیتے ہیں اور بہت کم رقم کام پہ خرچ کی جاتی ہے جو کہ قوم کے ساتھ سراسر ظلم ہے۔ لہذا استدعا کی جاتی ہے کہ آپ رولنگ صادر فرمائیں کہ قوم کے ساتھ یہ گھناؤنا کھیل نہ کھیلا جائے، جس ٹھیکیدار نے یہ ٹینڈر لیا ہو وہی ٹھیکیدار کام کو پایا تکمیل تک پہنچائے اور جو ٹھیکیدار اس گھناؤنے کھیل میں ملوث پایا جائے اس کا لائسنس منسوخ کیا جائے۔

جناب سپیکر! بہت سارے ٹھیکیدار ایسے بھی ہیں کہ وہ حلال رزق کمانے کے لئے کام کرتے ہیں، ان کی طرف ہمارا اشارہ نہیں ہے لیکن بہت سارے ٹھیکیدار ایسے ہیں کہ یہ ایک کروڑ میں کچھ تو Below پر لیتے ہیں پھر کچھ ایک ٹھیکیدار دوسرے پہ بیس پرسنٹ، دس پرسنٹ اور آخر میں یہ ایک کروڑ

میں بیس اور پچیس لاکھ بھی نہیں لگتے ہیں، باقی پچہتر لاکھ ایسے ہی لوگ ٹھیکیدار آپس میں بانٹتے ہیں۔ جناب والا، یقیناً یہ کام اگر نہ روکا جائے تو کوئی بھی کام کی کوالٹی اور Quantity مقدار کے برابر نہیں ہو گی۔ سر، اس کے لئے ایسی رولنگ دینی چاہیئے اور صرف یہ سی اینڈ ڈبلیو کے بھی نہیں سر، Already یہ ٹی ایم ایز اور پبلک ہیلتھ والے، جتنے بھی ٹھیکیداروں کو ٹھیکے دیتے ہیں اس میں صرف سی اینڈ ڈبلیو لکھا ہے، سارے اداروں کو یہ ہدایت دینی چاہیئے اور بہت سارے سر، Incomplete کام ہوتے ہیں، اس کو ٹی ایم او اور آئی ڈیز کی طرف سے پیسے مل جاتے ہیں، بل مل جاتا ہے تو اس کو Completion certificate کے ساتھ منسلک کیا جائے کہ جس ٹھیکیدار کو Completion certificate علاقے سے نہیں ملا ہو، ادھر منتخب نمائندے سے نہیں ملا ہو، اس کا بل نہ دیا جائے کیونکہ بہت سارے کام ابھی Incomplete پڑے ہیں۔ ادھر ٹھیکیدار مخصوص طبقے کے ہیں، ہمارے دیر میں تو ایک مخصوص لوگوں کا راج رہا ہے اور اس کے ٹھیکیدار تھے اور اس کی گورنمنٹ تھی تو انہی لوگوں کو نوازا جاتا تھا۔ ابھی ان لوگوں کے سارے کام Incomplete پڑے ہوئے ہیں۔ سر، اگر اس طرف توجہ نہ دی جائے اور رولنگ نہ دی جائے تو یقیناً لوگوں کے ساتھ سراسر ظلم ہو گا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, Law Minister, to respond. Lodhi Sahib.

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: جناب سپیکر! لیاقت علی خان صاحب کا توجہ دلاؤ نوٹس بڑی اہم نوعیت کا ہے، انہوں نے بڑا اچھا Point raise کیا ہے۔ یہ بالکل Rule 2014 کے Against ہے کوئی آدمی جو ٹینڈر لیتا ہے یا ٹھیکہ لیتا ہے، یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ اس کام کو وہ کمپلیٹ کرے۔ وہ اپنا کسی کو Sublet نہیں کر سکتا ہے، کسی کو Petty کنٹریکٹر مقرر نہیں کر سکتا اور اگر وہ یہ Violation کرے گا تو وہ بلیک لسٹ ہو سکتا ہے اور اس کا نوٹس انہیں ایکسئن متعلقہ کے علم میں لانا چاہیئے کوئی Specific case ہو تا کہ اس پر وہ ایکشن لیں۔ دوسری انہوں نے جو بات کی کہ Below پر، Below پر جو ریٹ آتا ہے اور اس پہ بھی اختیار ہے ایکسئن کے پاس، متعلقہ آفسر کے پاس اختیار ہے کہ وہ اس آدمی سے Analysis مانگے، اگر وہ Analysis نہیں دے سکتا تو اس کو بلیک لسٹ کیا جائے کہ اس نے غلط ریٹس کیوں Quote کیئے ہیں؟ جب Workable rates نہیں ہیں تو وہ اس نے کیوں Quote کیئے ہیں، کیوں ٹائم ضائع کیا ہے اور کیوں گورنمنٹ کا پیسہ ضائع کرنے کا اس نے سوچا؟ تو اس لئے متعلقہ افسر کے ساتھ یہ ان سے Takeup کر لیں، اگر انہیں کوئی بھی بات ہو تو اس میں Rule کی Vilation ہے اور اس میں بالکل یہ انہوں نے جو لایا ہے، یہ بڑی اہم نوعیت کا ہے اور محکمہ سن رہا ہے اس لئے کسی بھی جگہ کوئی ایسی بات ہو تو

اسے نہیں کرنا چاہیئے، تو اور یجنل کنٹریکٹر ہے اسے ہی کام کمپلیٹ کرنا چاہیئے اور ریٹ بھی ایسا دینا چاہیئے کہ Analysis کرکے وہ ثابت کرسکے کہ یہ ریٹ یہ Workable ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب! یہ بڑا اہم پوائنٹ تھا لیاقت صاحب کا، لیکن اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ یہ اہم ہے، یہ صرف سی اینڈ ڈبلیو کا نہیں ہے، یہ تمام محکموں کے ساتھ ہے، جتنے بھی یہ Line Departments ہیں کہ ایک ایک بندہ دس دس ٹھیکے لے لیتا ہے، آگے ان کو وہ پھر بیچ دیتا ہے اور اپنے پیسے رکھ کر اور وہ کام کی کوالٹی پھر اتنی نہیں ہوتی، کیا خیال ہے آپ کا کہ یہ ڈیپارٹمنٹس ایک ہفتہ انٹیلی جنس سیل نہ قائم کریں جو اس کو چیک کیا کرے، جہاں سے بھی رپورٹ آئے اور وہاں عوام سے، ادھر ادھر سے پوچھ کے ڈیپارٹمنٹ کو بتایا جاسکتا ہے کہ اس شخص نے اپنا ٹھیکہ Sublet کیا ہوا ہے تاکہ اس کے خلاف کارروائی ہوسکے۔

<u>وزیر خوراک:</u> یہ جی آپ کے حلقے میں بھی، ان کے حلقے میں بھی کام لگے ہوئے ہیں، ہمارے حلقے میں بھی لگے ہیں، باقی سب دوستوں، پورے ہاؤس کے لوگوں کے کام لگے ہوئے ہیں، یہ پریکٹس جو ہے یہ بڑی غلط پریکٹس ہے اور اس سے بڑا Loss ہوتا ہے، گورنمنٹ کو، کام کی جو کوالٹی ہے یا ورک ہے، وہ بڑا متاثر ہوتا ہے اور اس میں یہ Petty کنٹریکٹر کی کچھ ذمہ داری نہیں ہوتی ہے، اور یجنل کنٹریکٹر کی ذمہ داری ہوتی ہے اس کا جو کام مرضی ہے۔ گیلکار جو اس کو ہم کہتے ہیں یا Petty کنٹریکٹر جو کام سائٹ پر کردے تو اس پر اس محکمہ کو چیک رکھنا چاہیئے اور جو Tender quote کئے جائیں۔ میری گورنمنٹ، میری یہ رائے ہے کہ Workable rate نہ ہو تو اس کو ایوارڈ ہی نہیں کرنا چاہیئے، اس کو Contrackt allow نہیں کرنا چاہیئے اور دینا ہی نہیں چاہیئے کیونکہ اس آدمی کا ریٹ ہی ٹھیک نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> لودھی صاحب! میرا خیال تو یہ ہے کہ جہاں بھی ٹھیکہ Sublet ہوتا ہے آگے یہ وہاں کے افسران اس میں شامل ہوتے ہیں، ان کے علم میں ہوتا ہے، یہ ایسی بات نہیں ہے، اب ایبٹ آباد میں یا مردان میں ایک ٹھیکیدار آگے اس نے Sublet کیا اور وہاں کے آفیسرز کو پتہ نہ ہو، پتہ ہوتا ہے لیکن وہ ایکشن نہیں لیتے۔ میرے کہنے کا مقصد ہے کہ صوبائی سطح پر کوئی ایک ایسا انٹیلی جنس سیل قائم کیا جائے جو ان اداروں کا نہ ہو، یہ چیف منسٹر صاحب سے آپ بات کریں، ایک ایسا انٹیلی جنس سیل انڈر چیف منسٹر قائم ہو جب بھی شکایت آئے تو جاکر وہاں پر انوسٹی گیشن کرے اور پانچ دس ٹھیکیداروں کو آپ وہ کرلیں، بلیک لسٹ کرلیں، لٹکادیں تو یہ بہت ہی بڑی زیادتی ہے کہ وہ پیسے دو تین جگہوں پہ، میں نے ایسے بھی

کیسز دیکھے ہیں کہ ایک نے آگے دیا اس نے بھی آگے دے دیا تو وہ کام کی کوالٹی کیا ہو گی؟ جب وہ پیسے تین جگہ تقسیم ہوں گے اور آج تک اس کا کوئی حل نہیں نکال سکا۔ میرے ذہن میں یہی تجویز ہے کہ سی ایم کے انڈر ایک انٹیلی جنس سیل ہو اور جب اس کو رپورٹ ملے یا وہ خود بھی جا کے Off and on ضلعوں میں دیکھے کہ کونسا ٹھیکہ Sublet ہوا ہے اور وہ لوگوں سے پوچھ سکتا ہے اور انکوائری کر سکتا ہے خاموشی سے اور اس بنیاد پر اس ٹھیکیدار کو Set کیا جا سکتا ہے۔

<u>وزیر خوراک</u>: یہ آپ کی تجویز بڑی اچھی ہے، بڑی Valid ہے، کیبنٹ میں بات کرتے ہیں، ایسا ہی کریں گے جی اب ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ آئندہ آپ کیبنٹ میں پیش کریں۔ جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر! جس طرح آپ نے فرمایا یہ Provision ہے، یہ سی اینڈ ڈبلیو کوڈ میں Provision ہے کہ There is no subletion کوئی آپ مطلب Sublet نہیں کر سکتے اور یہ ہمیشہ مین ٹھیکیدار جو ہوتا ہے، پرنسپل ٹھیکیدار اس کو Violate کرتے ہیں تو اس پر ایکشن لینا چاہیئے کیونکہ یہ Provision ہے، Clear mandatory provision ہے کہ No contractor shall further sublet, is the work یہ Already rule ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن خوشدل خان صاحب ایکشن کون لے؟ وہ افسر ملے ہوتے ہیں اس علاقے میں جو ہوتے ہیں، اسی میں انٹیلی جنس سیل کی تجویز دے رہا ہوں کہ وہ ہو۔ جی، کمیٹی اس میں کیا کرے گی، جی لائق محمد خان صاحب۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: جس طرح کی لیاقت خان نے یہ بات کی ہے، اس کا آسان حل یہ ہے کہ ایک سی اینڈ ڈبلیو بھی نہیں ہے، چار پانچ، چھ محکمے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: سارے محکمے۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: اس کا آسان یہ ہے کہ اس میں ایک Clause agreement میں ہے، ٹھیکیدار کے لئے ڈال دیں کہ اگر کسی دوسرے کو یہ ٹھیکہ دے گا تو اس کا جو لائسنس ہے منسوخ ہو گا۔ تو اس بات پہ یہ تھوڑا سا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے نہ کریں ذرا؟

<u>جناب منور خان</u>: سر! میری ایک تجویز ہے جی۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان: اس میں میری ایک تجویز ہے کہ جہاں پر بھی کوئی ٹینڈرز وغیرہ ہوتے ہیں تو وہاں کے جتنے بھی، ڈسٹرکٹ میں جتنے بھی ایم پی ایز ہیں اسی سے Verify کریں کہ یار یہ ٹھیکہ فلاں پہ ہے Further انہوں نے کوئی وہ کیا ہے یا نہیں، تب یہ لوگوں پر تھوڑا پریشر ہوگا کہ یہ ان پر چیک ہوگا۔ اس لئے میرے خیال میں ہر ڈسٹرکٹ میں ایم پی ایز اور ان کی ایک کمیٹی بنائی جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ہر ایم پی اے/ایم این اے کو بالکل پتہ ہوتا ہے اس کے حلقے کا کہ میرا کونسا Sublet ہوا ہے اور کس کے پاس ہے اور کس کو ملا ہے لیکن آگے ایکشن کا جو میں کہہ رہا تھا وہ کون لے؟ وہ ایس ڈی او اور ایکسئن ملے ہوتے ہیں اس لئے ایک صوبائی سطح پر اس کو فی الحال ہم ریفر کرتے ہیں سٹینڈنگ کمیٹی میں، وہ اس کو Thoroughly دیکھے اور کوئی اس کا Solution نکالنا چاہیئے۔ لاء منسٹر! ٹھیک ہے، اس کو کر دیں سٹینڈنگ کمیٹی کو، جو لیاقت صاحب ہیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: The issue raised, may be referred to the Standing Committee. Is it the desire of the House to refer it? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are in against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the Standing Committee on C&W.

جی تاج محمد خان صاحب! آپ کچھ بات کرنا چاہ رہے تھے، تاج خان صاحب! آپ کھڑے ہوئے تھے، کچھ بات کرنا چاہتے تھے؟

جناب تاج محمد خان: جی، میں بات کرنا چاہتا تھا لیکن بس ہو گئی جی۔

جناب سپیکر: جی ہو گئی بات، او کے۔ جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، یہ بات آپ کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں یہاں پر رولز آف بزنس میں جو امنڈمنٹ تھی اس کے لئے ایک کمیٹی تھی، پچھلی حکومت کی تھی، تو یہاں پر آپ نے میرا نام اور باقی کچھ لوگوں کے نام اس میں شامل کئے تھے لیکن اس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تو ہمیں کوئی انفارمیشن نہیں ملی اور نہ ہمیں کوئی اطلاع دی گئی کہ آپ اس کمیٹی میں، جسے آپ نے اناؤنس کیا تھا۔

جناب سپیکر: یہ کونسی کمیٹی؟

جناب منور خان: رولز آف بزنس کی جو کمیٹی کی تھی، اس امنڈمنٹ والی، اس میں پھر ہمیں کسی نے انفارم نہیں کیا اور اس کی میٹنگ بھی ہوئی، تو یہ آپ کی رولنگ اور آپ کی بات کو اہمیت نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: اس میں بتا رہے ہیں کہ آپ موؤر تھے اس میں؟ کسی چیز میں؟ اس میں موؤر کو اور جو اس کمیٹی کے ممبرز تھے ان کو بلایا تھا انہوں نے، کیونکہ موؤرز بھی تین چار تھے، پانچ موؤرز تھے۔

جناب منور خان: اس میں آپ نے آرڈر کیا تھا کہ جو پریویس کمیٹی میں جو جو امنڈمنٹس انہوں نے کی تھیں، اس میں میرا نام بھی شامل کیا تھا، آپ نے اناؤنس کیا تھا، میری اتنی دلچسپی نہیں لیکن صرف میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کیوں؟

جناب سپیکر: وہ Minutes مجھے دکھائیں، پچھلی میٹنگ میں ہوا تھا، مجھے Minutes بتائیں۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب جو ہے ان کا ڈیفر کرتا ہوں، ایڈجرنمنٹ موشن۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مائنز اینڈ سیفٹی انسپکشن اینڈ ریگولیشن مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr .Speaker: Item No. 8: The Minister for Law, on behalf of Mineral Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines Safety Inspection and Regulation Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines Safety Inspection and Regulation Bill, 2019, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines Safety Inspection and Regulation Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 112 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 112 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are in against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 112 stand part of the Bill. Schedule stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مائنز اینڈ سیفٹی انسپکشن اینڈ ریگولیشن مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Passage Stage: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines Safety Inspection and Regulation Bill, 2019,may be passed.

وزیر قانون: سر! میں یہاں ہاؤس کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، یہ بل جو آج ابھی پاس ہوگا ان شاء اللہ Unanimously ہوگا، جو بار بار اس ہاؤس میں ایشو اٹھتا تھا کہ ہمارے جو کان کن ہیں وہ کہیں پر مزدور جو کام کرتے ہیں، ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے، بہت فوتگیاں اس میں پچھلے سالوں میں بہت زیادہ ہوئی ہیں اور کوئی بھی سیفٹی پروسیجر پرانے، ہمارے پرانے قوانین تھے مگر وہ اتنے Effective نہیں تھے تو یہ ایک بہت بڑا Comprehensive قانون ہے اور یہ جو ایشو بار بار اٹھ رہا تھا تو ان شاء اللہ اس پر جب عملدرآمد ہوگا تو ہمارے جو کان کن جو مزدور ہیں، ان کی سیفٹی کے لئے ان کے مائنز اونرز کے اوپر ایسی Comprehensive چیزیں اس کے اوپر رکھ دی گئی ہیں کہ ان کی Safety ensure ہو سکے۔

Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines Safety Inspection and Regulation Bill, 2019, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Mines Safety Inspection and Regulation Bill, 2019, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. Item No. 10 is deferred.

خیبر پختونخوا انفارمیشن کمیشن کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11: The Minister for Law, on behalf of Information Minister, to please lay on the table of the House, the report in respect of Khyber Pakhtunkhwa, Information Commission, KPIC, for the year 2018-19.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I request to lay the Audit Report in respect of Khyber Pakhtunkhwa, Information Commission, KPIC, for the year 2018-19 in the House.

Mr. Speaker: It stands laid. Discussion on adjournment motion No. 129 of Mian Nisar Gul, MPA, under rule 73.

تحریک التواء نمبر 129 پر تفصیلی بحث

جناب سپیکر: میاں نثار گل ہے ہی، نہیں ہے، ہاؤس ڈسکشن کر سکتا ہے، ٹھیک ہے کریں۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! جو مسئلہ میاں نثار گل صاحب نے اٹھایا ہے بڑا اہم ہے، آپ خود بھی روزانہ اس روڈ سے جاتے ہیں اور بی آر ٹی کی وجہ سے جو مشکلات یہاں پر پشاور کے شہریوں کو یہاں پر آنے والوں کو در پیش ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں، سکولوں میں بچے جاتے ہیں اور ایک گھنٹہ تاخیر سے وہ اپنے بچوں کو سکول لے جاتے ہیں۔ اس طرح ایمرجنسی میں اگر کوئی Patient ہے، بیمار ہے، جب وہ ہاسپیٹل آتا ہے تو راستے میں دم توڑ دیتا ہے اور اتنا سنگین مسئلہ بنا ہے کہ اس کے نیچے ابھی جتنے بھی چرسی اور یہ ہیروئن کے عادی لوگ ہیں انہوں نے بھی ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں اور میرے خیال میں دہشتگردوں کے لئے بھی ایک ایسی جگہ بنائی گئی ہے کہ اس میں اگر وہ بھی یہاں پر آئیں تو اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو یہاں پر جس طریقے سے عوام کو اس سے تکلیفات در پیش ہیں اور روزانہ جس طرح وہاں پر شہریوں کو جو تکلیف کا سامنا ہے اور وقت کا ضیاع ہے، اس کے ساتھ ساتھ صوبے کے لئے بھی بہت بڑے نقصان کا باعث بن رہا ہے اور ابھی تو بی آر ٹی پر ایک مفصل، میرے نام پر، سارے پارلیمانی لیڈرز کے نام سے بھی ایک تحریک التواء عنایت اللہ خان صاحب نے جمع کی ہے، اس پر تفصیلی بات کریں گے لیکن یہاں پر ابھی خاص کر ٹریفک کا جو مسئلہ ہے، اس کے لئے اور یہاں پر پشاور کی پولیس کو اگر ہدایات دی جائیں کہ یہاں پر وہ اس کو چیک کرلے اور یہاں پر لوگ ابھی جو غلط قسم کے لوگ ہیں، اس کو ایک اڈے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ دوسرا یہ ہے جی کہ ابھی تو بی آر ٹی کے حوالے سے ایک ایسی باتیں سامنے آئی ہیں کہ اس کی جو دو گارنٹی ہیں ایک Mobilization advance کا جو پندرہ فیصد دیتے ہیں اور دوسری جو مین گارنٹی ہے وہ بھی Fact ہے اور Recently جو ڈی جی تھا اس پر وہاں پر ریلیز کرنے کے لئے بڑا شدید دباؤ تھا اور اسی بنیاد پر اس کو بھی تبدیل کیا ہے اور جو مین بات ابھی آرہی ہے، جو گورنمنٹ یہاں پر ہم کہتے تھے کہ اس کے لئے ایک کمیشن بنا چاہیئے لیکن وہ کمیشن پر بھی یہاں میرے ساتھ سلطان صاحب بھی راضی تھے لیکن آخر میں شہرام خان پھر اس سے پیچھے ہٹ گئے کہ ہم نے تو یہی کہا تھوڑا سا اس کی اصلاح کرنے کے لئے، اور لوگوں کی جو بداعتمادی ہے اس کے

لئے ہم نے یہاں پر پارلیمنٹ کا ایک کمیشن بنانے کی درخواست کی تھی لیکن وہ نہیں مانی گئی، ابھی ہائیکورٹ نے ایک تو پہلے ایک فیصلہ دیا تھا کہ نیب اس کی انکوائری کر لے اور جب نیب نے اس کی انکوائری شروع کی تو پھر صوبائی حکومت اور پی ڈی اے والے چلے گئے اور وہاں سپریم کورٹ سے Stay order لے لیا۔ ابھی دوبارہ ہائی کورٹ نے اسی مسئلے کو اور اس میں خصوصی طور پر اشخاص کا بھی ذکر ہوا ہے کہ یہ یہ لوگ ہیں، اس میں ان کا کیا Role ہے اور ابھی اس پر ایف آئی اے انکوائری کر رہا ہے، تو تعجب کی بات ہے کہ ابھی دوبارہ پی ڈی اے اور صوبائی گورنمنٹ جو ہے وہ سپریم کورٹ گئی ہے اور دوبارہ اس کو Stay کرواتی ہے تو پلیز ایک تو جو میں نے نقصانات کا بتا دیا، دوسرا جو کرپشن کی باتیں ہیں اور دہشتگردوں کے لئے جو اماجگاہ بنا ہوا ہے، چرس یہاں پر عام استعمال ہو رہی ہے، تو خدارا سپیکر صاحب! آپ صوبائی حکومت سے بات کر لیں، میرے بعد اور بھی اس پر ہمارے ساتھی بات کریں گے کہ وہ اس سے کیوں خوف کھا رہے ہیں، ڈر رہے ہیں؟ ایک تو یہ ہے کہ ہم اس ایوان کی طرف سے بھی سپریم کورٹ سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ خدارا جو پہلے Stay دیا ہے وہ بھی میرے خیال سے نامناسب ہے اور ابھی جب دوبارہ صوبائی گورنمنٹ اور پی ڈی اے والے گئے ہیں اور وہاں پر Stay لینے کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ ہم میڈیا کے ذریعے بھی یہاں پر ابھی پورا میڈیا بیٹھا ہے اس صوبے کا کہ وہ ہماری درخواست جو ہے پورے صوبائی اسمبلی کی، وہ وہاں سپریم کورٹ کو بھی پہنچ جائے کہ پورا صوبہ نہیں بلکہ ہر ایک چینل پر جو رات کو 'ٹاک شو' ہوتا ہے تو کراچی میں بھی، اسلام آباد میں بھی، پشاور میں بھی ایک ہی بات ہے کہ ابھی متعلقہ ادارے جو ہیں وہ اس پر کیوں خاموش ہیں؟ وہ بھی تنقید کا باعث بن رہے ہیں تو یہاں پر ایک آپ کی طرف سے بھی ایک رولنگ جانی چاہیئے کہ یہاں جو ابھی ایف آئی اے والے اس کی انکوائری کر رہے ہیں، گورنمنٹ اس میں کیوں رکاوٹ ہے؟ اور دوبارہ کورٹ میں جا رہی ہے یہ، اور پرانی جو ہے نیب والی اس کو وہ کیوں رکوا رہے ہیں؟ تو یہ ایک میاں نثار گل صاحب نے میرے خیال میں اہم مسئلہ اس صوبائی اسمبلی میں پیش کیا ہے، یقین جانیئے سارے جو یہاں پر ممبرز ہیں، ان میں گورنمنٹ کے ممبرز بھی ہیں، وہ بھی چاہتے ہیں کہ یہاں پر اس کی تحقیقات بھی ہوں اور اس پر مکمل ایف آئی اے جو ہے اور نیب جو ہے تاکہ یہ بات قوم کے سامنے آ جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، میاں نثار گل صاحب نے Takeup کیا تھا اور ہاؤس میں ڈسکشن کے لئے آیا ہے، لیڈر آف اپوزیشن صاحب نے بات کی، میں تھوڑی سی مختصراً کوشش کروں گا، فلور کو رکھوں اور دو تین تجاویز ہیں لیکن تجاویز سے پہلے اس مسئلے کی بنیادی Reason کیا ہے؟ جناب سپیکر، انہوں نے کہا ہے کہ جی ٹی روڈ کے اوپر اور یونیورسٹی روڈ کے اوپر ٹریفک جام رہتی ہے، یہاں پر Bottleneck بنتے ہیں، جناب سپیکر، اس کے بنتے ہیں، جناب سپیکر! اس کی Reason کیا ہے، اس کی Reason ریاست مدینہ کا Milestone, flagship project, burden raising transport system جس کے بارے میں ہم کہہ کہہ کے تھک گئے کہ جو یہ Burden raising transport system ہے اس میں ہوا کیا تھا جناب سپیکر، یونیورسٹی روڈ آپ خود بھی سر، وزٹ کرتے رہتے ہیں، جی ٹی روڈ پر بھی جو Available space تھی، اس میں کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے جناب سپیکر، اگر آپ تھوڑی سی مجھے توجہ دیں کیونکہ حکومتی بنچز کی سنجیدگی تو آپ کو نظر آ رہی ہے، چونکہ آپ پر ذمہ داری ہے جناب سپیکر، Being the custodian of the House جو Available space تھی، اس Available space کے اندر انہوں نے بی آر ٹی بنا دیا اور اس کے اوپر انسپکشن ٹیم نے جو انکوائری کی ہوئی تھی، اس میں لکھا ہے جو تقریباً 35 سے 40 پرسنٹ جو Space تھی Available، اس کو Utilize کیا گیا ہے تاکہ گراؤنڈ کے اوپر بی آر ٹی گزارنے کے لئے جو کہ کوئی بھی Sensible decision نہیں تھا اور اس کی ذمہ واری کس پر پڑتی ہے؟ اس کی ذمہ داری صوبائی حکومت پر پڑتی ہے کیونکہ انہوں نے جو ڈیزائن کنسلٹنٹس مقرر کئے تھے، جناب سپیکر! جو انہوں نے ڈیزائن کنسلٹنٹس مقرر کئے تھے، وہ ملی بھگت سے تھے، انہوں نے اپنی Responsibility پوری نہیں کی، انہوں نے اپنی Responsibility پوری نہیں کی۔ اگر ایک ڈیزائن کنسلٹنٹ مجھے بہترین ڈیزائن نہیں دے سکتا جناب سپیکر، تو یہ اس کی Responsibility ہے جو کہ اس نے پوری نہیں کی، اس کے بعد جناب سپیکر، یہ Bottlenecks کیوں بنتے ہیں؟ یہ ٹریفک جام کیوں رہتی ہے؟ جو میاں نثار گل صاحب کا پوائنٹ ہے، وہ اس لئے رہتی ہے جناب سپیکر، جو اس بی آر ٹی میں ٹینڈرز ہوئے تھے، کنٹریکٹر کے درمیان اور ایمپلائرز کے درمیان ملی بھگت ہوئی ہے اور ہم یہ کہتے ہیں جناب سپیکر، ہم ان کی بے توقیری نہیں کرنا چاہتے، ہم آپ سے بار بار گزارش کرتے ہیں کہ اس ہاؤس میں ایک کمیٹی بنالیں، خدارا اس ہاؤس میں ایک کمیٹی بنالیں کیونکہ یہ ایشو ہائی کورٹ میں، ایف آئی اے میں ادھر ہے تو قیرمت ہونے دیں اپنے ایوان کو،

یہاں پہ بنالیں، ہم ان کو تجاویز دیں گے کہ اس کا حل کیا ہے کیونکہ جب تک آپ کمیٹی نہیں بنائیں گے جناب سپیکر، یہ پانچ منٹ کی بات نہیں ہے اس میں باقاعدہ کنٹریکٹ ڈاکیومنٹ آئے گا، ڈیزائنز آئیں گے کنسلٹنٹ کے، بہت سارے ایشوز ہیں، جناب سپیکر! ہم آپ کو تجاویز دیں گے تاکہ یہ جو 100 ارب کا پراجیکٹ ہے اور جناب سپیکر، افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے، ہمارے انفارمیشن منسٹر جو بار بار کہتے ہیں کہ بھئی ڈالر کے ریٹ سے، بی آر ٹی پہ وہ بات کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ ڈالر کے ریٹ سے ہمیں فائدہ ہوتا ہے جناب سپیکر، یہ بات کوئی ٹھیکیدار کر سکتا ہے، یہ بات کوئی Vender کر سکتا ہے، صوبائی حکومت کے منسٹر کو خدا کے لئے ہم اس کو دست بستہ گزارش کرتے ہیں، اگر ایک بات کی سمجھ نہیں ہے تو خدارا اپنی زبان بند ہی کر لیں، ہماری بے توقیری مت کریں۔ شوکت یوسفزئی صاحب آج ہوتے تو میں ان کو بتاتا کہ ڈالر کے بڑھنے سے خدارا 200 ملین آپ نے Loan لیا ہے اور ایک روپے کے بڑھنے سے 20 کروڑ روپے کا نقصان ہو رہا ہے، صوبائی حکومت نے 2021 میں آپ نے یہ Loan واپس کرنا ہے، اس Loan کے اوپر Like more plus 0.6 percent انٹرسٹ ہے اور ایک روپے کے بڑھنے سے 20 کروڑ تو کنفرم ہے، اگر آگے 2021 میں اس ڈالر کا ریٹ چڑھ گیا، خدارا یہ صوبہ یہ Loan واپس کرنے کے قابل نہیں ہوگا اور یہ ہمارے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے، ایک تو آپ بی آر ٹی چالو نہیں کر سکتے، اوپر سے آپ تجاویز ایسے دے رہے ہیں جو ہمارے زخموں پہ نمک چھڑک رہے ہیں، جناب سپیکر، یہ پورے صوبے کا پراجیکٹ ہے، خدارا آپ اس پہ کمیٹی بنائیں اور ان کو کہیں کہ مہربانی کریں اگر ایک چیز کی سمجھ نہیں ہے تو اس پہ زبان بندی کریں، ڈالر کے بڑھنے سے ہمیں فائدہ ہوگا جناب سپیکر، یہ ٹھیکیدار بات کر سکتا ہے، چونکہ اس کو Payment ہونی ہے، ڈالر اگر بڑھ جاتا ہے، خدارا اس پہ کمیٹی بنائیں جناب سپیکر! یہ آپ کی ذمہ داری ہے اور ہمیں آپ سے توقع ہے، جو کسی اور ایوان میں نہ ہونے دیں فیصلہ اور میں آخر میں آپ سے یہی ریکویسٹ کروں گا کہ خدارا اس پہ کمیٹی بنائیں جس میں دونوں فلور بیٹھ جائیں گے اور آپ کو اچھی تجاویز دیں گے، آپ کو بے توقیر ہونے سے بچالیں گے لیکن اگر آپ نے کمیٹی نہ بنائی، یہ چھ مہینے میں جناب سپیکر، فیصلہ ہونے جارہا ہے اور ذمہ داری جناب سپیکر، آپ پہ ہوگی، کسٹوڈین آف دی ہاؤس پہ ہوگی۔ خدا حافظ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، کنڈی صاحب۔ آج یہاں ہماری گیلری میں مردان یوتھ پارلیمنٹ سے ہمارے نوجوان آئے ہوئے ہیں اجلاس کی کارروائی دیکھنے کے لئے، میں انہیں اپنی جانب سے اور آپ لوگوں کی

جانب سے بھی خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) شگفتہ ملک صاحب، شگفتہ ملک صاحبہ، On the topic۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سر، میں تو پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہ رہی تھی جو Recently ایک ایشو ہے۔

جناب سپیکر: مجھے تو ملا ہے Shagufta Malik Sahiba, MPA, wants to participate in discussion.

محترمہ شگفتہ ملک: ایک ایشو تھا سر! میں اس پہ بات کرنا چاہ رہی تھی، جو Recent Peshawar city.....

جناب سپیکر: ابھی ابھی یہی ہے نا، وہ پھر بعد میں کریں۔

محترمہ شگفتہ ملک: پشاور سٹی میں سر! ایک Transgender کے حوالے سے ایک ایشو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی اس Topic کو جاری رکھیں پھر یہ باقی بعد میں ہو جائیں گے۔ فی الحال صلاح الدین صاحب! آپ بات کر لیں، آپ کو میں بعد میں پوائنٹ آف آرڈر پہ دے دوں گا۔ ابھی وہ چیز چل رہی ہے اسی پہ، جناب صلاح الدین صاحب! اور کسی نے بات کرنی ہے تو مجھے چٹ بھیجیں۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر، بی آر ٹی بد قسمتی سے وہ پراجیکٹ ہے جس کا یہ غریب صوبہ متحمل، (مداخلت) ٹریفک جام کے حوالے سے ہے Let me, I will come to adjust Sir, I will come to adjust Sir, don't worry, thank you Sir. I mention this because thay are interlinked and connected Sir. ہمارے شہر پشاور میں ٹریفک کا مسئلہ، دوسرے شہروں میں بھی دنیا میں دوسرے بڑے شہروں اور Developed Countries میں بھی Like England, like Paris وہاں پہ بھی ہوتا ہے لیکن بد قسمتی سے یہاں پہ کسی کی Willpower نہیں ہے، کسی میں یہ ہمت نہیں ہے کہ اس کو ٹھیک کرنے کے لئے کوئی اقدامات کریں۔ جناب سپیکر! اس حکومت کا نعرہ تھا حکومت میں آنے سے پہلے کہ "یہ نہیں تو کون اور اب نہیں تو کب" کب یہ کس کے لئے چھوڑ رہے ہیں، کیا آپ مسٹر سپیکر سر! (تالیاں) کیا آپ Satisfied ہیں پشاور کے ٹریفک سسٹم سے، کیا یہاں پہ منسٹرز، کیا یہاں پہ ایم پی ایز کیا یہ Satisfied ہیں اس سے؟ اور اگر نہیں تو یہ کس کے لئے چھوڑ رہے ہیں، کیا یہ کہ جب ہم منسٹرز بنیں گے پھر ٹھیک کریں گے؟ (تالیاں) وہ بھی ہم ان کا ان شاء اللہ شوق پورا کر دیں گے، آنے والے دور میں جب ہماری حکومت

ہو گی، ہم آپ کو ان شاء اللہ وہ بھی دکھادیں گے لیکن فی الحال ان کو بی آر ٹی پر (مداخلت) ٹھیک شو سر، ایک کوئسچن جو میں نے Raise کیا تھا، وہ بعد میں آئے گا لیکن اس حوالے سے انہوں نے مجھے جواب دیا تھا کہ سات آٹھ سوایڈیشنل ممبرز لگائے ہوئے ہیں سر، ان کا محکمہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس میں جو ہے نا ایڈ جرنمنٹ موشن اس میں یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹی روڈ، جی ٹی روڈ پر ٹریفک بلاک ہوتی ہے، لوگ گاڑیوں سے نکل کر پیدل چلنے پر مجبور ہوتے ہیں، پندرہ منٹ کا سفر گھنٹوں پر، تو آپ ایسی تجاویز دیں کہ یہ ٹریفک جو رک رہی ہے اس کو کیسے کس طرح ٹھیک کیا جائے؟ آپ بی آر ٹی پہ بات کر رہے ہیں، بی آر ٹی تو الگ ایجنڈا آئٹم ہے ان کا، بی آر ٹی تو ایجنڈا آئٹم آئے گا، اس پہ آپ بی آر ٹی پہ پھر بات کریں۔۔۔۔۔

<u>جناب صلاح الدین:</u> جی سر! اسی کی طرف میں آرہا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تاکہ اس ٹریفک کا جو اژدھام ہے وہ تو جو بننا تھا بن چکا۔ اب جو ٹریفک کا اژدھام ہے، اس کی ڈسکشن تو آپ نے الگ رکھی ہوئی ہے بی آر ٹی کے اوپر۔

<u>جناب صلاح الدین:</u> سر! ہمارے شہر میں گورنمنٹ کو معلوم ہی نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹس کو معلوم ہی نہیں ہے کہ پشاور میں کتنے رکشے ہیں، کتنی ٹیکسی ہیں اور اگر یہ ہمارے Sufferings کو، صوبے کو Mitigate کرنے کے لئے جب یہ منصوبہ بنارہے تھے تو انہوں نے بی آر ٹی، یہ بی آر ٹی لے آئے اور وہ ابھی تک اتنا کارگر نہیں رہا اور میرا خیال ہے وہ ہو بھی نہیں سکتا، اس لئے کہ اس میں بڑے Important areas کو Ignore کیا گیا ہے اور یہ جو جن ایریاز کی اس ایڈجرنمنٹ موشن میں بات کی گئی ہے وہاں پہ ٹریفک جام ٹیکسی اور موٹر سائیکلز جن کی کوئی رجسٹریشن بھی نہیں ہوتی، رکشوں کی رجسٹریشن نہیں ہے اور حکومت یہ ٹریفک لائٹس آپ کہیں بھی جائیں چاہے Very under developed countries بھی ہوں، وہاں پہ بھی ٹریفک لائٹس ہیں، میں صرف ایک کو Mention کرنا چاہوں گا، یہ درویش مسجد کے قریب جو ٹریفک لائٹس وہاں پہ ہیں نہیں لیکن اس سکوائر میں، اس سکوائر میں چار پولیس والے وہ ٹریفک وارڈن وہ کھڑے ہیں، اگر ان کی تنخواہ Forty یا Fortyfive thousand per month ہے اور وہ دو شفٹوں میں کام کرتے ہیں، ایک شفٹ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے اس کو Payment ہوتی ہے مہینے کی، پھر دو شفٹوں میں جب وہ کام کرتے ہیں تو تین لاکھ پچاس ہزار، ساڑھے تین لاکھ ہو جاتے ہیں، تو اگر یہ ٹریفک لائٹس ہوتیں تو میرے خیال میں اس کا بل تقریباً دو دو تین ہزار کے قریب آتا لیکن اس کے لئے وہ

سوچ کی ضرورت ہوتی ہے اور اب وہ ہم کہاں سے لائیں، وقت کے ساتھ ان شاء اللہ Revolution آتی رہے گی اور ہم لاتے رہیں گے لیکن یہ کہ "اب نہیں تو کب" والی بات ہے تو ان کو سوچنا چاہیئے تھا اور اگر "یہ نہیں تو کون"۔ تھینک یو مسٹر سپیکر سر!

(اس مرحلہ پر جناب مسند نشین، محمد عبدالسلام مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب مسند نشین: السلام علیکم! اگر کوئی اور ڈسکشن میں حصہ لینا چاہتا ہے تو اجازت ہے۔ حمیرا خاتون، پلیز ان کا مائیک آن کر دیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب! بڑا اہم ایشو ہے ٹریفک جام کا اور میں نے اس پہ کال اٹنشن بھی جمع کرایا ہے، میرا خیال ہے کہ اس کو اگر نوٹ کیا جائے کہ ہمارے پشاور کے اندر رکشے، ٹانگے اور یہ چیزیں جو اکثر ایکسیڈنٹ کا باعث بنتی ہیں تو ہماری ریڑھی اور ٹانگوں کے پیچھے کوئی اس کے کوئی ریفلیکٹرز نہیں لگے ہوتے جو کہ ہمیشہ بڑے حادثات کا سبب بنتے ہیں، ایک ایشو یہ ہے۔ دوسرا اہم ایشو یہ ہے کہ آج کل پشاور یونیورسٹی اور رینگ روڈ کے اوپر سے کنٹینرز افغانستان کی طرف جاتے ہیں اور واپس آتے ہیں جس کی وجہ سے مستقل رینگ روڈ کے اوپر ٹریفک جام ہو رہی ہے اور یہ ایک نہایت اہم ایشو اس لئے ہے کہ وہ جو کنٹینرز جاتے ہیں تو وہ Residential area حیات آباد سے گزر کے جاتے ہیں جو کہ حیات آباد کے اندر بہت بڑے حادثات کا روزانہ اس کا سبب بن رہے ہیں اور اس کی وجہ سے حیات آباد کے اندر اور رینگ روڈ کے اوپر یونیورسٹی روڈ کے اوپر بچوں کو بہت زیادہ Polluted اس سے جو ظاہر ہے ان کے کنٹینرز کا کوئی Pollution کا بھی کوئی قانون نہیں ہے، تو اس لحاظ سے اس کو مدنظر رکھا جائے کہ ہمارے Residential area کے اندر سے اور یونیورسٹی اور رینگ روڈ کے اوپر سے کوئی کنٹینرز افغانستان کے لئے جو آمدورفت کرتے ہیں، اس کی طرف توجہ دی جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب مسند نشین: جی، چترالی صاحب کا مائیک آن کریں، پلیز!

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر صاحب، حالیہ دنوں حکومت اور اپوزشن کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا فنڈ کے حوالے سے اور کلاس فور پوسٹوں کے حوالے سے، چونکہ کچھ دن پہلے ہمارے چترال کے ڈی ایچ او صاحب نے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: چترالی صاحب، ابھی جو کارروائی جو ایجنڈا چل رہا ہے، پلیز اس پہ، آپ اس پہ، آپ اس ٹاپک، پہ آپ۔۔۔۔۔

جناب ہدایت الرحمان: وہ میں نے استحقاق آپ کے پاس جمع کیا ہے جی۔

جناب مسند نشین: اس ایجنڈے پہ آپ آئیں۔

جناب ہدایت الرحمان: سر! ایک منٹ کی وہ ہے۔

جناب مسند نشین: چونکہ یہ ہاؤس اسی ایجنڈے کے لئے ایڈجرن ہوا ہے، پلیز ایجنڈے کے مطابق آپ بات کریں۔ پھر بعد میں وہ آپ کا جو مسئلہ ہو گا اس پہ آپ کر سکتے ہیں۔ عائشہ بانو صاحبہ کا مائیک آن کریں پلیز۔ اس کے بعد موقع ملے گا آپ کو بھی۔

محترمہ عائشہ بانو: جی، بہت بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، بی آر ٹی کسی بھی ماڈرن سٹی، کسی بھی بڑے شہر، کسی بھی بڑے شہر کی جب ہم بات کرتے ہیں تو اس میں Mass transit کا ہونا ایک بہت ہی ضروری ایک اہم حصہ ہوتا ہے کیونکہ کسی بھی بڑے شہر میں اگر آپ Commute کا کوئی ذریعہ آپ ڈھونڈتے ہیں تو یا Underground کے فارم میں یا بی آر ٹی کے فارم میں یا کسی ٹرین کے فارم میں وہ ایک Requirment ہوتی ہے اور میرے خیال سے یہ پاکستان کے عوام اور خاص طور پہ ہمارے صوبے کے عوام کے لئے یہ حکومت کی طرف سے بہت بڑا ایک Step تھا اور سب سے بڑا میرے خیال سے پشاور کے حساب سے بڑے بڑے میگا پراجیکٹس میں یہ شمار کیا جاتا ہے۔ اگر ہم لوگ بی آر ٹی کی میرٹ پہ بات کرتے ہیں تو اس کو کوئی نہیں کوسچن کر سکتا کیونکہ بی آر ٹی کی میرٹ پہ کوئی کوسچن نہیں کر سکتے ہیں، وہ ایک Necessity ہے اور ایک ضرورت ہے، ایک ماڈرن سٹی کی ایک Requirement ہوتی ہے، اس کی Execution میں وہ بالکل تھوڑی بہت شاید اونچ نیچ ضرور ہوئی ہو گی لیکن ایک اتنے بڑے میگا پراجیکٹ میں وہ چیزیں ہونا مطلب یہ ایک ہو جاتا ہے، یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ یہ کوئی انہونی سی بات ہے، تھوڑی اوپر نیچے ہو جاتی ہے، جہاں پر اس کی بات ہوئی ہے کہ جی نشئی بیٹھے ہوتے ہیں Drugs addict بیٹھے ہوتے ہیں تو پولیس اس کی Regular basis پہ، ان کے اوپر وہ چھاپے بھی پڑتے ہیں، دیکھا جاتا ہے کہ کہاں کہاں کس قسم کے پرابلمز ہو رہے ہیں؟ بی آر ٹی کے Route کی دو تین Complaints ہوتی ہیں کہ جی؟ Rush ہے، ٹریفک ہے، اگر ہم دیکھیں تو نیویارک جیسے بڑے بڑے شہروں میں بھی ٹریفک جام ہو سکتی ہے کیونکہ Peak hours میں جب بھی سکول کی چھٹی کا ٹائم ہو گا، Office hours کا ٹائم ہو گا تو Rush ہر بڑے شہر میں ہو سکتا ہے۔ ہمارے صوبے خاص طور پہ پشاور کے عوام کے لئے اگر ہم لوگ ان کو ایک Facility دے سکتے ہیں جو کہ ایک ایئر کنڈیشنڈ ایک

قسم کی Comfortable لوگوں کے لئے بہت ہی Disable ہے جس میں Modern facility
ان کے لئے اور Access ہے، خواتین کی اپنی سیٹس ہیں، تو یہ تو ہمارے عوام Disable friendly
کے لئے ان کا یہ حق ہے کہ اس قسم کی سہولت دی جائے۔ دوسری بات جو میں کہوں گی، وہ یہ ہے کہ
ہمارے خاص طور پر پشاور کے عوام دو سے تین لاکھ تقریباً Minimum دو سے تین لاکھ تک لوگ اس
سے فائدہ اٹھائیں گے جو کہ بہت بڑا ایک نمبر ہے، آپ سوچیں کہ دو سے تین لاکھ اگر وہ جاتے ہیں اور بڑی
کم Wages پر، بہت کم Minimum fee پر اور بہت کم ریٹس پر اگر وہ ایک ایریا سے دوسرے ایریا پر جا
رہے ہیں تو یہ تو ہمارے عوام کا حق ہے اور ہماری عوام کو اس چیز پر خوش ہونا چاہیئے کہ ان کی ضرورتوں کا
لحاظ کرتے ہوئے ان کو ایک Facility دی جارہی ہے، ان کے Feeder routes اگر آپ نے دیکھا ہو
اس کے Feeder routes کی Access کافی دور باہر علاقوں تک ہے، اس کے ساتھ Associated جو
میگا قسم کے بہت بڑے بڑے پارکنگ پلازے بن رہے ہیں، شاپنگ پلازے بن رہے ہیں، وہ پارکنگ
پلازے، شاپنگ پلازے نہ صرف ہمارے صوبے میں اور ہمارے شہر میں اکانومی کا ذریعہ بنیں گے بلکہ اس
میں لوگوں کو Jobs، لوگوں کو بزنس کی Opportunities کی بہت بڑی سہولت ملے گی۔ آپ اگر
بتائیں، ہمارے کسی بھی دوسرے بڑے شہر میں آپ دیکھیں، باقی جتنے بڑے بڑے شہروں میں اگر میٹرو
بس بنی ہے یا اورنج بس بنی ہے، ان کا سٹینڈرڈ وہ نہیں ہے جو کہ بی آر ٹی کا سٹینڈرڈ ہے اور اس کو گولڈ
سٹینڈرڈ قرار دیا گیا ہے اور کہیں پر بھی کسی بڑے، اس میں بی آر ٹی کا ذکر آئے گا تو پورے پاکستان میں کیا
دوسرے ملکوں میں یہ پشاور کا جو بی آر ٹی ہے اس کا ذکر آئے گا کیونکہ اس کے سٹینڈرڈ کے حساب سے یہ
گولڈ سٹینڈرڈ کے مطابق ہے۔ دوسری جو بات میں کرنا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ اگر ہمارے عوام یہ سمجھتے ہیں
کہ وہ پرانی بسیں اور اسی طرح گدھا گاڑی اور پرانی بسیں اسی طریقے سے چلتی رہیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم! پلیز ذرا وائنڈ اپ کر لیں، آپ شارٹ کر لیں پلیز۔

محترمہ عائشہ بانو: اچھا۔ ویسے میں یہ کہوں گی کہ یہ ہماری حکومت کی طرف سے ایک بہت بڑا پراجیکٹ
ہے جو بہت ہی Successful ان شاء اللہ ہو گا اور جب لوگ اس سے فائدہ اٹھانے لگیں گے تو اس کا اصل
Benefit تب ہو گا جب وہ ایک دفعہ ان شاء اللہ سٹارٹ ہو جائے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ یہ ایشین ڈیویلپمنٹ
بینک ہمارے جو باقی جتنے بھی بڑے پراجیکٹس ہوئے ہیں اس کا یا CPEC سے قرضہ لیا گیا ہے یا باقی پورے
عوام اس کا دے رہے ہیں، یہ صرف اور صرف ہمارے صوبہ سرحد، ہمارے صوبے کے پی کی

Responsibility ہے اور وہی اس کے Responsible ہیں، جو بھی قرضہ لیا گیا ہے اور یہ ان شاء اللہ جب کمپلیٹ ہو گا تو ان شاء اللہ سب اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور ہم اور آپ سب اس کو جب Use کریں گے تب ہی اس کے Benefits کا ہمیں اندازہ ہو گا۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: تھینک یو میڈم! بالکل جب یہ پراجیکٹ شروع ہو گا تو عوام کو اس کا ضرور فائدہ ہو گا۔ وقار خان کا مائیک آن کریں، پلیز۔

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: وقار خان کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

جناب وقار احمد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

(شور)

جناب بلاول آفریدی: سپیکر صاحب! میں بھی کتنے ٹائم سے اٹھ رہا ہوں۔

جناب مسند نشین: آپ کو ٹائم دے رہا ہوں مگر وقار نے آپ سے پہلے ریکویسٹ کی تھی۔

(شور)

جناب بلاول آفریدی: میں بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب مسند نشین: او کے۔ بلاول کا مائیک آن کر لیں۔

جناب وقار احمد خان: بلاول صاحب له مائیک آن کړئ جی، زما د طرف نه دوئ له ټائم ورکړئ، زه به وروستو او وایمه۔

جناب بلاول آفریدی: یہ بہت ضروری بات ہے، بہت اہم بات ہے۔ کچھ دن پہلے لنڈی کوتل، تحصیل، خیل، ویلج، میں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بلاول! جو موضوع چل رہا ہے اسی پر آپ بات کریں، پلیز۔

جناب بلاول آفریدی: سپیکر صاحب! یہ بہت ضروری بات ہے، اس کو ایجنڈے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: وہ آپ توجہ دلاؤ نوٹس پر لے آئیں۔

جناب بلاول آفریدی: یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب مسند نشین: ایجنڈے سے ہٹ کر پلیز نہیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر Allow نہیں، جو ایجنڈا چل رہا ہے اس پر آپ بات کریں۔

جناب بلاول آفریدی: سپیکر صاحب، میں صرف دو منٹ کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں، یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب مسند نشین: نہیں، وہ آپ توجہ دلاؤنوٹس جمع کر لیں پھر اس پر بات ہو گی نا۔ ابھی تو جس پر اجلاس چل رہا ہے اسی پر بات کریں، پلیز۔

جناب بلاول آفریدی: سپیکر صاحب! میں نے، ایسا نہ کریں سپیکر صاحب! یہ ایک ضروری بات ہے یہ سنیں اس کے بعد۔

جناب مسند نشین: اجلاس جس مسئلے کے لئے ایڈ جرنڈ ہوا ہے اسی پر آپ بات کریں۔ (مداخلت) یہ Allowed نہیں ہے، یہ رولز کے خلاف ہے، جو رولز ہیں۔ آپ توجہ دلاؤنوٹس جمع کریں اس پر پھر بات ہو گی۔ وقار خان! وقار صاحب کا مائیک آن کریں، پلیز۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو تاسو ته کسټوډین آف دی هاؤس جوړیدو باندې مبارکباد درکوم۔ جناب سپیکر صاحب، زه ډیر په تفصیلاتو کښې هم نه ځم خو یو دوه درې پوائنټونه دی، دا ټریفک جام چې دے دا د آبادئ په لحاظ خومره آبادی زمونږه سیوا کیږې دغه شان به ټریفک جام کیږې خو زه په ډیر معذرت سره دا خبره کوم چې زمونږه حکومت چې دے که هغه تیر شوے وو او که دا موجوده دے، د پلاننګ مطابق هیڅ قسم څه دا سې کارروائی نه ده کړې چې یره دا ټریفک جام زمونږه ولې کیږی؟ ځکه دا زمونږه کیپټل دے، زمونږه دارلخلافه ده، دلته کښې د ټابتې صوبې دا ټریفک هم راځی او د دې خپل دلته کښې چې کوم ټریفک دے د هغې هم بوجھ ډیر زیات دے نو پکار ده چې د دې د پلاننګ د پاره چې دا رینګ روډونه چې کوم جوړ وو د باچا خان مرکز سره چې دا رینګ روډ دے دا کمپلیټ شوے وے، دا بل روډ دے، زه خو دې ته حیران یمه په تیر ګورنمنټ کښې په هغې کښې سروس روډ شروع شوے وو، هغه سروس روډ ئې اوس بیا ختم کړلو نو پخپله یو کار شروع کوی او پلاننګ ورسره نه وی بیا هغه کار پخپله ختموی۔ دغه شان ته زمونږه دا مین جی ټی روډ چې دے دا خو هغه خبره قدیمی روډ دے، تاریخی روډ دے، دا خو هغه افغانستان ته او هغه طرفونو ته تلې دے، نو دوئ له دا پلاننګ پکار وو، زما دې خور خبره اوکړله د بی آر ټی خو چې د بی آر ټی په

ځائې څه Underground څه څیز جوړ شوے وے ، د ټرین د پاره جوړ شوے وے ،
هغه ټریفک به نه جام کیدو ، دا روډ به زمونږه کهلاؤ پاتې شوے وو خو د بی آر
ټی د وجې نه ، نه بی آر ټی سر ته اورسیدو ، البته هغه خبره زمونږ په لاړو باندې د
ټریفک جام چې دے مین وجه دا بی آر ټی ده، اوس د Beautification په مد
کښې دلته کښې کار شروع شوے وو په تیر ګورنمنټ کښې، هغه د بی آر ټی په
شکل کښې بیا ډسټرب شولو، هغه پاتې شو۔ نو زما خیال دے پکار دا ده چې
حکومت دې طرف ته توجه ورکړی، د دې ټریفک د بې هنګم د روک تهام دپاره
سائډ روډونو له زور ورکړی چې داسې مین روډونه سائډ روډونه چې دی هغې
له ترجیح ورکړی چې هغه جوړ شی، حیات آباد ته اورسی، کارخانو ته اورسی او
داسې په دې بل طرف دا کوم رینګ روډ چې دے دا کمپلیټ شی په صحیح طریقې
سره نو په دغه کښې به په دې ټریفک باندې هغه پریشر کم شی، که دغه نه وی نو
بی آر ټی چې ده دا زمونږهغه خبره د دې مرے غونډ دے ، دا به ټول عمر وی او
دغه شان به دا ټریفک جام وی، یونیورسټی روډ باندې چې کوم ټریفک جام دے
هلته کښې تاسو اوګورئ بی آر ټی د لاندې هغه چالیس فټ روډ هغه بیس فټ ته
راغلې دے نو که دلته کښې تیس فټ یا بیس فټ ته اورسی نو هلته کښې بیا په
ګهنټو ګهنټو قطارونه جوړ وی، نو دې طرف ته توجه پکار ده، بی آر ټی چې
کومې پیسې لګیدلې وې زما دا خیال دے چې د دې په نیمه چې دې چاپیره په دې
روډونو د دې بنار په دې روډونو باندې توجه ورکړے شوی وے نو نن به د دې
بنار دا ډیرې مسئلې حل شوې وې، دا ټریفک جام به نه وو، نو زما دغه یو دوه
درې تجویزونه دی او بیا مې دې حکومت ته درخواست دے ، لاء منسټر صاحب
ناست دے چې هر کار کوئ چې بنه په مشاورت باندې کیږی چې په کوم څیز
کښې مشاورت وی په هغې کښې خیر بنیګړه وی، چې مشاورت نه وی او بغیر
پلاننګ نه شروع شی نو د هغې نه بیا دا مسئلې جوړیږې او بیا ټولې مسئلې
چې دی ټول د هغې هغه سزا چې ده عوامو ته ملاویږې۔ ستاسو ډیره مهربانی۔

جناب مسند نشین: میر کلام خان وزیر کا مائیک آن کریں، جی میر کلام خان۔

جناب میر کلام خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آپ کا شکریہ جناب سپیکر! کہ مجھے بھی موقع دیا گیا
ہے اس اہم ایشو پر لیکن جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں مردان سے ہمارے یوتھ ساتھی جو آئے ہیں

ہماری اس اسمبلی کو دیکھنے کے لئے، جو ہمارے صوبے کی اسمبلی ہے تو میں ان سے معافی مانگتا ہوں اور مجھے شرم آتی ہے کہ ہم خالی کرسیوں سے خطاب کر رہے ہیں اور یہاں تو بندے بیٹھے ہی نہیں ہیں جناب سپیکر، اس کے بعد جناب سپیکر، جو Topic چل رہا ہے جس پر بات ہو رہی ہے، یہ ایک انتہائی اہم ہے لیکن جناب سپیکر، آپ کی صوبائی حکومت کو اس بی آر ٹی سے جتنی اموات ہوئی ہیں، یہاں پر اس کی کوئی فکر نہیں ہے آج دن تک۔ جناب سپیکر، لوگ جب ایک باتھ روم بناتے ہیں تو اس کے لئے وہ Rough کام کرتے ہیں، اس کے لئے ہوم ورک ہوتا ہے لیکن جناب سپیکر، بی آر ٹی کیلئے یہ ویسے ہی یہ بندے بیٹھ کے ایک چیز بنائی ہے کہ آج کے دن تک ہم پر صرف اور صرف اس کا قرضہ بڑھ رہا ہے اور ہمارے لئے مسائل بڑھ رہے ہیں اور اس کے علاوہ ہمیں کچھ بھی نہیں مل رہا ہے، ان سارے مسئلوں کا، ٹریفک جام کا ہے یا یہاں پر جو ایکسیڈنٹس ہو رہے ہیں یا یہاں پر جو لوگوں کو روزانہ کی بنیاد پر تکلیف ہو رہی ہے، ان سارے مسئلوں کی جڑ بی آر ٹی ہے جناب سپیکر، جو میڈم نے انتہائی فضائل بیان کئے ہیں بی آر ٹی کے لیکن ہم منتظر ہیں کہ کیا ہماری زندگی میں اس بی آر ٹی کی بس میں ہم بھی سفر کر سکیں گے لیکن میرا خیال نہیں ہے جناب سپیکر، کہ ہماری زندگی میں یہ پراجیکٹ کمپلیٹ ہو جائے گا، جناب سپیکر، جہاں پر غیر ضروری بات ہے، جہاں پر غیر ضروری چیزیں ہیں، ان پر توجہ زیادہ ہے لیکن اس صوبے کے جو مسئلے ہیں، ان پر توجہ کم ہے Actions in Aid of Civil Power کی ضرورت ہے، یہاں پر لگانے کی، لوگوں کو ٹارچر سیلوں میں رکھنے کی ضرورت ہے یہاں پر؟ لوگوں کو Missing کرنے کی ضرورت ہے یہاں پر؟ لیکن لوگوں کے جو مسائل ہیں ان پر کوئی بھی توجہ نہیں دیتا۔ جناب سپیکر، آپ فیس بک پر پوسٹ کر کے سائبر کرائمز کے کیسز میں جیلیں کاٹ سکتے ہیں لیکن بی آر ٹی میں کھربوں روپوں کی کرپشن کر کے آپ کو کوئی سزا نہیں دے گا۔ جناب سپیکر، یہ کیسا نیا پاکستان ہے ہم تو سوچ رہے ہیں، ہم تو سوچتے تھے کہ یہاں پر ایک نیا پاکستان بنائیں گے لیکن جناب سپیکر، ہمیں پرانے پاکستان کی بہت یاد آتی ہے۔ اس کے بعد جناب سپیکر، کورم پورا نہیں ہے، اب میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں کہ مجھے شرم آتی ہے کہ دس بندے بیٹھے ہیں اور ہم اسمبلی چلا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ صوبے کا ایک انتہائی ذمہ دار فورم ہے، اس کو اس طریقے سے چلانے پر مجھے بھی افسوس ہے اور مجھے شرم آتی ہے جناب سپیکر، اس اسمبلی کا ممبر ہونا کہ کس دور میں ہم آئے ہیں، تھینک یو ویری مچ۔

جناب مسند نشین: دا سی چل به او کړو، انہوں نے کورم کی نشاندہی کی ہے، میر کلام وزیر صاحب نے کورم کی نشاندہی کی ہے تو میں سیکرٹری صاحب کو کہتا ہوں۔

(شور)

جناب مسند نشین: کاؤنٹنگ کرنے کے بعد مزید بحث ہوگی، سیکرٹری صاحب! پلیز آپ کاؤنٹ کر لیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب مسند نشین: دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں، اس کے پھر کاؤنٹنگ ہوگی دوبارہ۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairmain: Secertary Sahib! Count again.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Chairman: The quorum is incomplete. The sitting is adjourned till 02:00 pm of Monday, 30th December, 2019.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 30 دسمبر 2019ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)